القول الجلی لنسب السید الجیلی

باهتمام مولوی غلام احمد صاحب مددگار معتمد مجلس مالگزاری سرکار عالی

وحسن سعی محمد عزیز الدین مالک و مهتمم مطبع

در مطبع عزیزی واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى
وبعد فهذا التحقيق الجلي لنسب السيد
الجيلي اعني الباز الاشهب ذا المشرب الاعذب
الامام شيخ الاسلام قطب الاقطاب
حب الاحباب السيد محيي الدين أبي محمد
عبد القادر الحسني الحسيني رضي الله تعالى
عنه وارضاه عنا ردا على الشهاب احمد
المنتمي الى ولد عبد الله الحسني جد
السيد الجيلي انكاره ذلك في كتابه
عمدة الطالب في نسب آل ابي طالب
والله الموفق لتحقيق الحق قال وقالوا ان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفون کا مستحق اللہ ہی۔ اور اوسکا سلام اون بندو نپر
جو برگزیدہ ہین بعد حمد ونعت یہہ تحقیق روشن ہی سید جیلی کے
نسب کے بارہ مین جنکا خطاب عالم علوی مین باز اشہب ہے
اور صاحب مشرب خوشگوار ہین۔ یعنی امام شیخ الاسلام
سرداروں کے سردار پیارون کے پیارے سید محیی الدین
ابو محمد عبد القادر حسنی الحسینی راضی رہے اللہ اونسے
اور وہ ہمسے۔ یہہ رسالہ رد مین ہی شہاب الدین احمد کے
جو نسب رکھتے ہین عبد اللہ حسنی کے بیٹے سے جو
دادا ہین حضرت سید جیلانی رضؓ کے۔ کیونکہ شہاب احمد نے
اپنی کتاب عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب مین ان
نسبکا انکار کیا ہی۔ اور اللہ ہی مدد کرنیوالا ہی حق باتون کی تحقیق

محمد بن يحيي كان له ولد آخر
اسمه جنگی دوست هو جد الشيخ
محيي الدين عبد القادر الگيلاني الباز
الاشهب صاحب الخطوات وقد سألت
شيخي السعيد تاج الدين محمد بن مُعَيَّة
الحسني النسابة رحمه الله عن ذلك فقال
ان الشيخ عبد القادر لم يدّع هذا النسب
لا احد من اولاده ولا اولاد اولاده
وانما ادّعاه اولاد اولاد اولاده ويكفيك
من بطلانه انهم ينتمون الى جنگی دوست
ابن محمد بن عبد الله ومحمد بن عبد الله
ابن محمد بن يحيے بن محمد رجل حجازي
لم يسافر عن الحجاز ولا ينبغي ان يسمّے ابنه
بهذا الاسم الاعجمي والله اعلم هذا في
النسخة الاولى الكبيرة منها وفي النسخة الاخرى

کے لیے ہو۔ کہا شہاب مذکور نے کہ بیان کیا ہو اونہون نے (یعنے
حضرت کے پردتون نے) کہ محمد جو یحیے کے بیٹے تھے اون کے
ایک اور بیٹے تھے جن کا نام جنگی دوست تہا۔ اور وہ محمد دادا ہین
شیخ محیی الدین عبد القادر جیلانی رض کے جو شہباز کی طرح بلند پرواز ہین
اور صاحب خطوات ہین (چنانچہ ہوا مین چند قدم چلے ہین) اور مینے
پوچھا اپنے استاد سعید تاج الدین محمد بن مُعَیَّۃ حسنی سے جو نسب کے
بڑی جاننے والے تھے۔ اونہون نے مجھسے کہا کہ نہ شیخ عبد القادر نے اس نسب کا
دعوی کیا اور نہ اونکی اولاد نے۔ اور نہ اونکی اولاد کی اولاد نے
یہہ دعوی فقط اون کی تیسری پشت مین سے کسی نے کیا ہے۔ اور
اس کے غلط ہونے کے لئے یہہ دلیل کافی ہے کہ وہ لوگ اپنے تئین
جنگی دوست کیطرف منسوب کرتے ہین۔ جن کے باپ کا نام محمد بن عبد اللہ
بن محمد بن یحیی بن محمد ہے وہ حجازی یعنے مکہ مدینہ کے رہنے والے ہین۔
اُنہون نے مدت العمر مین حجاز سے کبھی سفر نہین کیا۔ اور یہہ کیسطرح
ذہن مین آسکتا ہے کہ وہ حجازی ہوکر اپنے بیٹے کا عجمی نام رکھتے۔ واللہ اعلم
پہلے نسخہ مین یہہ مضمون ہے۔ اور دوسرے چھوٹے نسخہ مین بجاے

الصغيرة بدل هذه العبارة ما نصه و
قد نسبوا الى عبد الله بن محمد بن يحيى بن
محمد الرومية المذكور الشيخ الجليل الباز
الاشهب صاحب الخطوات محيي الدين
عبد القادر الگيلاني فقالوا هو عبد القادر
بن موسى جنگی دوست ابن عبد الله المذكور
ولم يدع الشيخ عبد القادر هذا النسب و
لا احد من اولاده وانما ابتدأها ولد ولده
القاضي ابو صالح نصر بن ابي بكر ابن
عبد القادر ولم يقم عليها بينة ولا عرفها له
احد على ان عبد الله بن محمد بن يحيى رجل
حجازي لم يخرج من الحجاز وهذا الاسم عني
جنگی دوست اعجمي صريح كما ترى ومع ذلك
فلا طريق الى اثبات هذا النسب الا بالبينة الصحيحة
العادلة وبها عجزت القاضي ابا صالح واقرانه

اس عبارت کے صاف یون لکھا ہی کہ اون لوگون نے نسبت کی ہی
عبد اللہ مذکور کے طرف جو بیٹے ہین محمد کے وہ بیٹے یحیی کے وہ بیٹے
محمد کے وہ بیٹے رومیہ کے شیخ بزرگ شاہباز بلند پرواز صاحب
قدمہاے عالی کو جن کا نام محیي الدین عبد القادر الجیلانی ہے
سو اونہون نے کہا ہی کہ وہ عبد القادر ہین ابن موسی جنگی دوست
ابن عبد اللہ مذکور ۔ اور ہرگز نہین دعوے کیا شیخ عبد القادر نے
اس نسب کا ۔ اور نہ اون کی اولاد مین سے کسی نے اسکا
دعوے کیا ۔ یہہ دعوے تو اون کے پوتے قاضی ابو صالح
نصر نے کیا ہی جو بیٹے ہین ابو بکر کے اور وہ بیٹے عبد القادر کے
اونہون نے اسپر نہ کوئی دلیل پیش کی اور نہ اس دعوے کو
اون کے کسی نے تسلیم کیا ۔ و نیز عبد اللہ بن محمد بن یحیے
حجازی تھے ۔ کبھی حجاز سے نکلے نہین ۔ اور یہہ نام
جنگی دوست صاف عجمی ہی ۔ علاوہ بران اس نسب کے ثابت کرنیکا کوئی
طریقہ نہین ہی ۔ بجز گواہ عادل کے جس سے قاضی ابو صالح
عاجز ہہ گئے ۔ قطع نظر اس کے خود اون کے دادا

عدم موافقة جده الشيخ عبد القادر واولاده
والله سبحانه اعلم انتهى **قلت** مع ما في
النسختين من تناقض القيلتين من جهتين
بل جهات بل تناقض القيلتين في اولى
النسختين وزيادة واسطة وواسطتين
في النسب لا وجود لهما عند حفاظ النسب
مع كل ذلك ان كلامه في الانكار كله من جملة
وجهل شيخه بما هنالك والجهل لم يكن حجة قط عند
اهل الفضل بل من علم وحفظ وذكر فهو حجة
على من لم يعلم ولم يحفظ ولم يذكر والمثبت مقدم
على النافي والشهادة على النفي مردودة
ولم يتكلم في هذا النسب الاحسب قبل
شيخه هذا الرجل احد من اهل العلم بل هو
قد جزم كل من فيه تكلم فيما اعلم والله
اعلم قال شيخ القراء والمحدثين ابو الحسن

شیخ عبد القادر اور اونکی اولاد قاضی ابو صالح سے موافق
نہین واللہ اعلم نہتے کہتا ہون مین باینہمہ کہ دونون نسخون کے
بیان مین اختلاف ہی۔ دو اعتبار سے بلکہ چند اعتبار سے
بلکہ پہلے ہی نسخہ کے خود دونون قولون مین صریح تخالف ہے
ایک قول دوسرے قول سے نہین ملتا ۔ اور نسب مین ایک
قول مین ایک واسطہ زائد ہے ۔ اور دوسرے مین دو واسطے
کہ نسب کے جاننے والون مین اس زیادتی کا پتا اور نشان
بالکل نہین ملتا ۔ اون کے انکار کی وجہ اصلی یہ واقع ہوی ہی کہ
اونہین اس معاملہ کا حال معلوم نہین اور نہ اون کے اوستاد کو معلوم ہے ۔ اور جاننا
اہل فضل کے پاس ہرگز کسیطرح دلیل نہین ہوسکتا ۔ بلکہ جس نے معلوم کیا اور
یاد رکھا اور بیان کیا وہ حجت ہی اوس شخص پر جس نے نہین معلوم کیا ۔ اور نہین
یاد رکھا اور نہین بیان کیا ۔ اور بالعموم مثبت مقدم ہی نافی پر اور شہادت بر نفی مردود ہے
بلکہ غیر مقبول ۔ اور اس نسب عالی کی بارہ مین اس شخص کے استاد سے پہلے کسی عالم نے کلام نہین کیا
بلکہ اسی پر یقین کر لیا ۔ جس نے اس مین زبان کھولی ہی ۔ شیخ القراء والمحدثین
ابو الحسن شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ نے بہجۃ الاسرار مین لکھا ہے کہ خبر دی ہم کو

الشطنوفی فی بہجۃ الاسرار اخبرنا الفقیہ
العالم ابو المعالی احمد بن الشیخ المحقق ابی الحسن
علی بن احمد بن عبد الرزاق بن عیسٰی ابی العلا
البغدادی قال اخبرنا قاضی القضاۃ ابو صالح
نصر قال اخبرنا والدی عبد الرزاق قال
سألت والدی الشیخ محیی الدین ابا محمد
عن نسبہ قال عبد القادر بن ابی صالح
موسی جنگی دوست بن ابی عبد اللہ بن یحیٰی
ابن محمد بن داؤد بن موسی بن عبد اللہ ابن موسی
الجون بن عبد اللہ المحض ویعنت ایضا بالمجل بن
الحسن المثنی بن الحسن بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہم اجمعین الی اخر ما ذکرع وصاحب
البہجۃ ادری بما فیہ ؛ ولاشک ان السند
الی السید عبد الرزاق من اھل الثقۃ
والمعرفۃ بالاتفاق قال الحافظ الذھبی

فقیہ عالم ابو المعالی احمد بن الاستاد المحقق ابو الحسن علی بن احمد
بن عبد الرزاق بن عیسی ہا لی بغدادی نے اُنہوں نے فرمایا کہ
کہ خبر دی ہمکو قاضی القضاۃ ابو صالح نصر نے کہا کہ خبر دی
ہمکو میرے باپ عبد الرزاق نے اونہوں نے کہا کہ میں نے
اپنے باپ شیخ محیی الدین ابو محمد سے اون کا نسب دریافت
کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد القادر بن ابو صالح موسی جنگی دوست
ابن ابو عبد اللہ ابن یحیے زاہد بن محمد بن داؤد بن موسی
بن عبد اللہ بن موسے الجون بن عبد اللہ المحض (مجل
بھی ان کا خطاب ہے) بن الحسن المثنی بن الامام الحسن
بن علے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم الخ
اور اس مین شک نہین کہ اس سند کے
تمام رواۃ سید عبد الرزاق تک بالاتفاق قابل اعتبار
و وثوق ہین۔
حافظ الحدیث امام ذہبی نے کتاب التذکرہ مین لکھا ہے
کہ عبد الرزاق بیٹے ہین شیخ الوقت ابو محمد عبد القادر

في التذكرة باسماء الحفاظ النقدة اولى
التبصرة عبد الرزاق بن الشيخ القدوة
ابي محمد عبد القادر ابي صالح الجيلي
الامام المحدث الحافظ الزاهد ابوبكر
الحنبلي محدث بغداد سمع الكثير بافادة
ابيه ثم طلب بنفسه وعني بهذا الشان
وحصل الاصول ثم ذكر سماعه من جماعة
من الحفاظ وقال ذكره الحافظ محمد بن
عبد الواحد الحنبلي فقال لم ار ببغداد
احدا في تيقظه وتحريه مثله ثم قال
الذهبي حدث عنه ابو عبد الله الدبيثي
واثنى عليه ومحب الدين بن النجار و
الضياء المقدسي والنجيب عبد اللطيف
والتقي البلداني وابنه قاضي القضاة
ابو صالح واخرون الى آخر ما ذكر وقال

بن ابی صالح جیلی کے ۔ اپنے وقت مین حافظ حدیث
تارک الدنیا اور حنبلی محدث بغداد ہین ۔ ابوبکر انکی کنیت ہے
بہت سی حدیثین اپنے باپ سے سنین ہین ۔ پھر انہون نے
خود اپنی سعی وکوشش سے اس فن مین ترقی کی ۔ اور
اصول کتب حدیث کو حاصل کیا ۔
پھر ذہبی رح نے یہ ذکر کیا ہو کہ اُنہون نے حفاظ حدیث
کی ایک جماعت سے حدیثین سنین ہین ۔ اور
کہا کہ انکا ذکر حافظ محمد بن عبد الواحد حنبلی نے بھی
کیا ہے ۔ اور کہا ہے کہ مین نے بغداد مین کسیکو
بیدار مغزی اور طلب حق مین ان کے جیسا نہین پایا ۔ پھر
کہا ذہبی نے کہ روایت لی ہے اسنے ابو عبد اللہ دبیثی نے
(اور بہت تعریف کی ہے) اور محب الدین بن النجار نے
اور ضیاء مقدسی نے اور نجیب عبد اللطیف نے اور
تقی بلدانی نے اور اون کے صاحبزادے قاضی القضاۃ
ابو صالح وغیرہم نے الی آخرہ

الحافظ ابن ناصر الدين الدمشقي في التبيان
في تراجم الاعيان عبد الرزاق بن شيخ الاسلام
القدوة عبد القادر بن ابي صالح الجيلي
الحافظ الثقة محدث بغداد سمع الكثير
بافادة ابيه ثم عني بهذا الشان واجتهد فيه
وحدث عن عدة منهم ابو الفضل الارموي
وابو القاسم ابن البناء وعنه ابنه قاضي
القضاة ابو صالح نصر وابن النجار وغيرهما
من العلماء وكان حافظا ثقة ناقدا
عابدا قانعا باليسير زاهدا انتهى وفي
البهجة هكذا وزيادة فقد ظهر ان
اباصالح من المحدثين المتقنين وله
الامالي المشتهرة بين اهل هذه المعرفة
وابن الهلالي فقيه عالم ذو المعالي
كما وصفه به صاحبه الشطنوفي وقول

اور حافظ ابن ناصر الدین دمشقی نے تبیان فی تراجم
الاعیان مین لکھا ہے کہ عبد الرزاق بن شیخ الاسلام القدوۃ
عبد القادر بن ابو صالح جیلے۔ حافظ حدیث معتبر محدث
بغداد مین۔ اونہون نے بہت سی حدیثین اپنے باپ سے
سنین۔ پہر اس علم کے طرف بذات خود متوجہ ہوئے
اور نہایت کوشش کی۔ اور بہت سے لوگون سے
حدیثین لین۔ جنکے منجملہ ابو الفضل ارموی اور
ابو القاسم ہین۔ اور ان سے روایت لی ہے۔ انکے
صاحبزادے قاضی القضاۃ ابو صالح نصر نے اور
ابن النجار وغیرہ علما نے اور یہ حدیث کے حافظ معتبر
نقاد۔ عابد۔ قانع۔ تارک الدنیا تھے۔ انتہی۔ اور بہجۃ مین
بھی اسیطرح ہے بلکہ اس سے کچہ زیادہ۔ پس ظاہر ہو گیا کہ ابو صالح
نہایت یاد رکہنے والے محدثین مین سے ہین۔ اور کتاب امالی
ان کی ہی تصنیف ہے جو اہل حدیث مین نہایت مشہور ہے۔ اور ہلالی
بڑے فقیہ اور عالم متبحر تھے جیسے کہ انکی صفت بیان کی ہے انکے

السيد الجيلي من مقام الادلال في قصيدة
الافتخار انا الحسني والمخدع مقامي في
غاية من الاشتهار وقال الشطنوفي اخبرنا
الشيخ الفاضل شرف الدين ابو محمد الحسن
ابن علي بن عيسى بن الحسن بن علي بقرائتي
عليه قال انبانا ابو العباس احمد بن
ابي الفتح المضرج ابن ابي الحسن علي الدمشقي
قال انبانا الامام العالم العارف جمال
الاسلام قدوة السالكين تاج العارفين
محيي الدين ابو محمد عبد القادر بن
ابي صالح ابن عبد الله الحسني الجيلي رضي
الله عنا ونفعنا بمحبته فذكر بسنده
حديثا في الرؤية تفسير القوله تعالى
للذين احسنوا الحسنى وزيادة والسند
معتمد وقال ايضا في ترجمة امه المكرمة

شاگرد شطنوفی سے ـ اور خود حضرت غوث اعظم رضہ کا قصیدہ فخریہ میں بمقام ناز صادر ہوا ہے انا الحسني والمخدع مقامي
نہایت مشہور ہے ـ اور کہا شطنوفی رح نے کہ خبر دی ہمکو شیخ فاضل
شرف الدین ابو محمد حسن بن علی بن عیسی بن حسن بن علی نے
(اسطرح پر کہ میں نے اون کے روبرو پڑہا) کہا خبر دی
ہم کو ابو العباس احمد بن ابی الفتح المضرج بن ابی الحسن
علی الدمشقی نے کہا بیان کیا ہم سے امام عالم عارف اسلام کے
رونق سالکون کے پیشوا ـ خدا شناسون کے سرتاج ـ
محیی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح ابن عبد اللہ
حسنی جیلانی نے (اللہ اون سے راضی رہے ـ اور
ہم کو اون کی محبت سے نفع دے) پہر آپ نے اپنی
سند سے ایک حدیث اللہ کے دیدار کے متعلق بیان
فرمائی ـ اس آیت شریف کے بیان میں لِلَّذِينَ اَحْسَنُوا
الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اور سند معتبر ہے ـ اور شطنوفی رح نے
جس مقام پر حضرت کے والدہ ماجدہ کے احوال میں لکہا ہے

وكان لها حظ وافر من الخير والصلاح اخبرنا
عنها الفقيه ابو علي اسحق بن علي بن عبد الله
الهمداني الصوفي قال اخبرنا الشيخ الاصيل
ابو عبد الله محمد بن عبد اللطيف بن
الشيخ القدوة ابي النجيب عبد القادر
السهروردي قال اخبرنا الشيخ ابو الخليل
احمد بن اسعد بن وهب بن علي المقري
البغدادي ثم الهروي قال اخبرنا الزوجان
الصالحان الشيخ الامام الورع ابو سعد
عبد الله بن سليمان بن حعران الهاشمي
الجيلي وام احمد الجيلية بها قال كان
لام الخير امة الجبار فاطمة ام الشيخ عبد القادر
قدم في هذا الامر وسمعناها تقول غير مرة
لما وضعت ابني عبد القادر كان لا يرضع
ثديي في نهار رمضان وغم على الناس

کہ اونکو نیک کرداروں اور اعمال صالحہ کا بڑا حصہ عطا ہوا تھا ہمکو
اونکے حال کی خبر دی فقیہ ابو علی اسحٰق بن علی بن عبد اللہ ہمدانی
صوفی نے کہا کہ خبر دی ہمکو شیخ اصیل ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللطیف
بن شیخ قدوہ ابو النجیب عبد القادر سہروردی نے اونہون نے
کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن اسعد بن وہب بن علی مقری بغدادی
الہروی نے اونہون نے کہا کہ خبر دی مجھکو دونون میان بی بی
صالح اور پرہیزگار نے ایک امام پرہیزگار ابو سعد عبد اللہ بن
سلیمان بن حعران ہاشمی جیلانی اور دوسرے احمد کی مان
جو جیلان کی رہنے والی تہین۔ اوسی جگہہ اون دونون نے بیان کیا
کہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ جو شیخ عبد القادر کی والدہ ہین اونکا
اس معاملہ مین قدم مضبوط تھا۔ اور ہمنے اون سے بارہا سنا
وہ کہتی تہین کہ جب عبد القادر پیدا ہوسے اون کی عادت تہی کہ
رمضان شریف مین دن کو میری چھاتی کا دودہ نہین پیتے تہے
(اور شاید بعض لوگون کو بھی اسکی خبر تھی) ایک سال اتفاق سے
لوگون کو رمضان شریف کا چاند نظر نہ آیا۔ پس وے لوگ میرے پاس آئے

هلال رمضان فاتونی وسألونی عنه فقلت
لم يلتقم اليوم ثديا ثم اتضح ان ذلك اليوم
كان من رمضان واشتهر ببلدنا فی ذلك
الوقت انه ولد للاشراف ولد لا يرضع
فی نهار رمضان وقول ام السيد الجيلی
رضی الله عنهما واشتهر ببلدنا فی ذلك
آه صريح فی ان كون السيد الجيلی من
الاشراف واولهم ولد السبط الاول كان
من المعروف المشهور فی ذلك الوقت
بذلك البلد والسند كما ترى معتمد و
قال الشطنوفی اخبرنا الشيخ الاصيل ابو
المحاسن يوسف بن الشيخ ابی بكر محمد بن
الشيخ بركة بن احمد الحمصی العراقی
الاربلی المولد والدار بالقاهرة سنة ٦٦٧ سبع
وستين وست مائة قال اخبرنا جدی الشيخ

آئے۔ اور مجھہ سے اونکی کیفیت پوچھنے لگے۔ مین نے کہا کہ انہون نے
آج چہاتی منہہ مین نہین لی۔ پہر ظاہر ہوگیا کہ وہ دن رمضان کا
تہا اوسی وقت سے تمام اہل بلد مین مشہور ہوا کہ سیدون کے
یہان ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو رمضان شریف مین دن کو دودہ
نہین پیتا۔ اور حضرت کی والدہ نے جو فرمایا کہ ہمارے شہر مین
یہ بات مشہور ہوی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اوسوقت
اوس شہر مین آپ کا سید ہونا سب کو معلوم تہا۔ اور سیادت
آپ کی معروف اور مشہور تہی۔ اور سادات مین اول تو وہی ہین جو
پہلے صاحبزادے یعنے حضرت امام حسن علیہ السلام کے اولاد ہین۔ اور یہ
سند نہایت معتبر ہے۔ جیسا کہ خود ظاہر ہے۔
اور کہا شطنوفی نے کہ خبر دی ہمکو شیخ اصیل ابو المحاسن
یوسف بن شیخ ابوبکر محمد بن شیخ برکت بن احمد حمصی نے
(جن کی اصل عراق اور زاد بوم اربل ہے) جب کہ سنہ ٦٦٧
چہہ سو سینسٹہہ مین قاہرہ مین رہتے تھے کہا کہ خبر دی میرے
دادا شیخ برکت حمصی عراقی اور شیخ صالح یادگار سلف

بركة الحمصي العراقي والشيخ الصالح بقية
السلف ابو احمد محمود بن محمد الكردي
الشيباني الجيلاوي الاربلي بها سنة ٦١١ احدى
عشرة وست مأئة قال اخبرنا شيخنا الشيخ
عدي بن مسافر رضي الله عنه قال وكانا
لقياه وصحباه مدة واخبرنا الشيخ الثقة
ابو محمد رجب بن ابي المنصور ابن نصر الله
ابن ابي المعالي العوفي الداري الاصل
النصيبيني المولد والدار ثم القاهري بها
سنة ٦٦٥ خمس وستين وستمأئة قال اخبرنا
الشيخ القدوة ابو عبد الرحيم عسكر
بن عبد الرحيم بن عسكر بن اسامة العدوي
النصيبيني بها سنة ٦٢٣ ثلث وعشرين
وستمائة قال اخبرنا الشيخ ابو عبد الملك
ذيال بن ابي المعالي ابن راشد بن نبهان

ابو احمد محمود بن محمد کردی شیبانی جیلاوی اربلی نے
اوسی اربل مین سنہ ٦١١ چھہ سو گیارہ مین - کہا اونون
نے کہ خبر دی ہمکو ہمارے مرشد شیخ عدی بن مسافر [1]
نے اور خبر دی ہم کو اوستاد معتبر ابو محمد رجب بن
ابوالمنصور ابن نصر اللہ بن ابوالمعالے العوفے
الداری الاصل النصیبینی المولد والدار القاہری نے
قاہرہ مین سنہ ٦٦٥ چھہ سو پینسٹھہ مین - کہا کہ خبر دی
ہم کو اوستاد پیشوا ابو عبد الرحیم عسکر بن عبد الرحیم
بن عسکر بن اسامہ عدوی النصیبینی نے -
نصیبین مین سنہ ٦٢٣ چھہ سو تیئیس مین - کہا کہ
خبر دی ہم کو شیخ ابو عبد الملک ذیال بن ابی المعالی
ابن راشد بن نبہان عراقے شیبانی نے
سنہ ٥٩٥ پانسو پچانوے مین - کہا خبر دی ہمکو

[1] یہ دونون اون سے ملے تھے - اور ایکمدت اونکی ساتھہ رہے تھے ١٢

العراقي ثم الشيباني سنة خمس وتسعين
وخمسمائة قال اخبرنا الشيخ ابوعمران
موسى بن ماهين الزولي بماردين قال
سئل شيخنا الشيخ عقيل المنبجي رضي الله
عنه يوما عن القطب في ذلك الوقت
فقال هو في وقتنا هذا بمكة مخفي لا يعرفه
الا الاولياء وسيظهر هنا واشار الى العراق
فتى عجمي شريف يتكلم على الناس ببغداد تعرف
كراماته الخاص والعام وهو قطب وقته
يقول قدمي هذه على رقبة كل ولي لله
الى آخر الاثر والسند ان معتمدان لا كلام
في احد من رجالهما لاهل الشان وقال
الشطنوفي اخبرني الشيخ الصالح ابو الفضائل
عبد الله ابن احمد بن علي بن يوسف
الهاشمي القيلوي قال سمعت الشيخ الاصيل

شیخ ابوعمران موسی بن ماہین زولی نے ماردین مین
کہا کہ ہمارے مرشد شیخ عقیل منبجی سے ایک دن
پوچھا گیا کہ اس وقت مین کون قطب ہے۔ فرمایا
کہ ہمارے وقت کا قطب مکہ مین پوشیدہ ہے۔ سوا
اولیا کے اوسکو اور کوئی نہین پہچان سکتے۔ اور عراق
کے طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ادہر عنقریب ایک جوان
عجمی سید ظاہر ہوگا جو بغداد سے لوگون کو عظمت دیگا
اور اوسکے کرامات خاص وعام سب پر ظاہر ہون گے
اور وہ اپنے وقت کا قطب ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میرا یہہ
قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ الی آخرہ
اور یہہ دونون سندین معتبر ہین۔ ان راویون کے
نسبت کسی اہل علم نے کلام نہین کیا ہے۔
اور شطنوفی نے کہا کہ خبر دی مجھکو شیخ صالح
ابو الفضائل عبد اللہ بن احمد بن علی بن یوسف ہاشمی
القیلوی نے کہا کہ سنا مین نے شیخ اصیل

اباحفص عمر ابن الشيخ الجليل ابی الخير
سعيد ابن الشيخ الجليل القدوة ابی سعيد
القيلوی قال سمعت ابی يقول سمعت اباسعيد
يقول سمعت شيخنا الشريف اباسعيد ابن
ماجش الحامدی يقول سمعت شيخنا الشيخ
ابامحمد الشنبکی رضی الله عنه يقول
سمعت شيخنا الشيخ ابابکر ابن هرا رضی
الله عنه يقول اوتاد العراق سبعة معروف
الکرخی واحمد ابن حنبل وبشر الحافی ومنصور
ابن عمار والجنيد والسری وسهل بن
عبدالله التستری وعبدالقادر الجيلی
فقلنا له ومن عبدالقادر الجيلی قال رجل عجمی شريف
يسکن بغداد يکون ظهوره فی القرن الخامس وهو
احد الصديقين الاوتاد والافراد اعيان الدنيا
اقطاب الزمان رضی الله عنه وسنده مابين

ابوحفص عمر بن شیخ جلیل ابوالخیر سعید بن شیخ جلیل قدوۃ ابوسعید
قیلوی سے کہا کہ سنا مین نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا
کہ مینے سنا ابوسعید سے کہا کہ سنا مین نے اپنے مرشد سعید
ابوسعید ابن ماجش حامدی سے۔ کہا کہ سنا مین نے اپنے
مرشد شیخ ابومحمد شنبکی سے۔ کہا کہ مینے سنا اپنے
مرشد شیخ ابوبکر ابن ہوارا سے۔ فرماتے تھے کہ عراق
کی میخین (یعنے اولیاء اللہ۔ جن کی برکت سے اللہ
زمین کو قائم رکہتا ہے) سات ہین۔ معروف کرخی
احمد بن حنبل۔ بشر حافی۔ منصور بن عمار۔ جنید
سری سقطی۔ سہل بن عبداللہ تستری۔ عبدالقادر جیلی
تب ہم نے اون سے پوچھا کہ عبدالقادر جیلی کون ہین
کہا ایک مرد عجمی سید ہین۔ بغداد مین سکونت اختیار
کرین گے۔ اونکا ظہور پانچوین صدی مین ہوگا۔ اور
وہ اون اولیاؤن سے ہین جو زمین کی میخین ہین۔ دنیا کا
سردار ہین۔ اور زمانہ کے قطب ہین (رضی اللہ عنہ) اور اسکی سند یہ ہین

صلح ثقة او عارف قدوة وقال اخبرنا
ابو المحاسن یوسف بن ایاس البعلبکی قال
اخبرنا الشیخ ابو الفتح نصر بن رضوان الدارانی
المقری قال اخبرنا شیخ الشیوخ ابو الحسن
عبد اللطیف ابن شیخ الشیوخ ابی البرکات
اسمعیل ابن احمد النیسابوری البغدادی
قال سمعت ابی یقول سمعت الشیخ عزاز
ابن مستودع البطائحی رضی اللہ عنہ فی
سنہ ۴۸۷ سبع وثمانین واربعمائة قد دخل
بغداد شاب اعجمی شریف اسمہ عبد القادر
له سیبرز فی هیبة المقامات ویظهر فی جلال
الکرامات الی اخرما اخبر بہ من فضلہ والسند
لیس فیہ من ذکر بتهمة او نوع من العلة
وجلهم مشیخة الطیقة۔ وقال اخبرنا
ابو سعید عبد القادر بن احمد بن نبهان

کوئی ثقہ کوئی عارف کامل ہے۔ کوئی پیشواے دین۔
اور کہا شطنوفی رحمہ نے کہ خبر دی ہم کو ابو المحاسن یوسف بن
ایاس بعلبکی نے۔ کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الفتح نصر بن رضوان
دارانی المقری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ الشیوخ ابو الحسن
قرآن پڑھانیوالے
عبد اللطیف بن شیخ الشیوخ ابی البرکات اسمعیل بن احمد
نیشاپوری بغدادی نے۔ کہا سنا مین نے اپنے باپ سے
اونہون نے کہا سنا مین نے شیخ عزاز بن مستودع
البطائحی سے ۴۸۷ھ چارسو ستاسی مین فرماتے تھے کہ
بغداد مین ایک جوان عجمی سید داخل ہوا ہے جس کا نام
عبد القادر ہے۔ عنقریب وہ دبدبہ مقامات وطنطنہ کرامات سے
ظاہر ہون گے الخ اور اس سند مین کوئی ایسا نہین ہے
جسکا ذکر برائی یا عیب سے کسی نے کیا ہو۔ بلکہ اکثر وہ لوگ
ہین جو بزرگان دین اور اولیاء اللہ مین شمار کئے جاتے ہین
اور کہا شطنوفی رحمہ نے خبر دی ہم کو ابو سعید عبد القادر
بن احمد بن نبہان الرقی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے

الوقی قال اخبرنا جدی لامی الشیخ الصالح
ابو الخیر مسعود بن علی بن خلف البالسی قال
سمعت خالی الشیخ العالم العارف اباسلیمان
داؤد بن یوسف بن علی بن محمد المنبجی الشافعی
یقول کنت یوما عند الشیخ عقیل رضی اللہ عنہ
فقیل لہ قد اشتہر ببغداد امر شاب عجمی شریف
اسمہ عبد القادر قال الشیخ وان امرہ فی
السماء اشہر منہ فی الارض ذلک الفتی الرفیع
العلی المدعو فی الملکوت بالباز الاشہب الی
آخر ما اخبر بہ من فضلہ والسند لیس فیہ
من ذکر بجرح بل جلہم اجلۃ الصوفیۃ وقال
اخبرنا ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحیم بن
حجاج بن یعلے المظفری الفاسی قال اخبرنا
ابو محمد عبد اللہ الشیبانی الفاسی قال
سمعت الشیخ الجلیل العالم العارف اباحفص

نانا شیخ صالح ابو الخیر مسعود بن علی بن خلف بالسی نے
کہا کہ سنا مین نے اپنے ماموں شیخ عالم خداشناس
ابو سلیمان داؤد بن یوسف بن علی بن محمد منبجی شافعی سے
اونہون نے کہا کہ ایک دن مین شیخ عقیل کے پاس تھا
تو اون سے کسی نے کہا کہ بغداد مین ایک نوجوان عجمی
سید مشہور ہوا ہے۔ اوسکا نام عبد القادر ہے۔
تب شیخ نے فرمایا کہ اوسکی شہرت بہ نسبت زمین کے
آسمان پر زیادہ ہی۔ اور یہ جوان نہایت بلند مرتبہ
اور عالیشان ہی۔ فرشتون مین اوسکا نام باز اشہب ہی شہباز ۱۲
الخ۔ اس سند مین بھی کوے بزرگ ایسے نہین جن پر
کسی نے جرح یا قدح کی ہو۔ بلکہ اکثر جلیل الشان صوفی
اس سند مین مذکور ہین۔ اور کہا شطنوفی رح نے کہ خبر
دی ہم کو ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحیم بن حجاج بن یعلے
المظفری الفاسی نے کہا خبر دی ہمکو ابو محمد عبد اللہ الشیبانی
الفاسی نے۔ کہا مینے سنا شیخ بزرگ صاحب علم خداشناس ابو حفص

سمعت الشيخ عمر الصنهاجي رضي الله عنه يقول
جاء بعض اصحابنا الى الشيخ ابي يعزا رضي
الله عنه يستاذنه في المسير الى بغداد
فقال له اذا اتيت بغداد فلا يفوتنك
رؤية رجل بها شريف عجمي اسمه عبد القادر
فاذا اتيته سلم عليه عني واسأله لي الدعاء
وقل له لا تنس ابا يعزا من قلبك فانه والله
لم يخلف في العجم باسره مثله وانك لن ترى
في العراق مثله وان المشرق ليفضل على
المغرب به وان علمه ونسبه قد ميزاه
على الاولياء تميزا واضحا كثيرا رضي الله
عنهم اجمعين والسند ليس فيه من ذكر
بعلة بل جلهم من الاجلة وقال اخبرنا
ابو محمد الحسن بن احمد بن قوقا الحريمي قال
انا جدي محمد بن دلف قال انا الشيخ

عمر بن ابی عمر صنہاجی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ والون
مین سے ایک شخص شیخ ابو یعزا کے خدمت مین آیا۔ اور
بغداد جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تو
بغداد پہونچے تو ایک سید عجمی جنکا نام عبد القادر ہے اون سے
ضرور ملنا۔ اور میرا اسلام پہونچانا۔ اور اون سے میرے لئے
دعا چاہنا۔ اور کہنا کہ ابو یعزا کو دل سے فراموش نہ کیجئے گا
اور واللہ عبد القادر ملک عجم مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے
اور نہ تم عراق مین اونکا نظیر پاؤگے۔ اور مشرق کو اونکی
ذات بابرکات کی بدولت ملک مغرب پر فخر ہے۔ اور
اون کے علم و نسب نے اون کو تمام اولیاء پر ترجیح دی ہے
(رضی اللہ عنہم) اس سند مین کوئی ایسا شخص نہین ہے
جو کسی عیب سے منسوب ہو۔ بلکہ اکثر بڑے بڑے لوگ ہین
اور کہا شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ
خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن احمد بن قوقا حریمی نے کہا کہ
خبر دی ہمکو میرے دادا محمد بن دلف نے کہا کہ ہمکو خبر دی شیخ

الفاضل ابو العباس احمد بن يحيى بن بركة البغدادى البزاز المعروف بابن الدبيقى قال سمعت ابى يحيى يقول سمعت الشيخ ماجد الكردى رضى الله عنه يقول الشيخ محيى الدين عبد القادر امام اهل الارض وامام هذا الطريق وشيخ شيوخها فى هذا العصر الى قوله فى جواب سوال عن محبته مستمدة من الاصل النبوى وبه قوامها وعليه اعتمادها رضى الله عنهم اجمعين وقال اخبرنا الشيخ الشريف ابو عبد الله محمد ابن الشيخ ابى العباس الخضر بن محمد الحسينى الموصلى قال سمعت ابى يقول رأيت فى النوم ببغداد بمدرسة سيدى الشيخ محيى الدين عبد القادر رضى الله عنه فى ۵۵۱ھ احدى وخمسين وخمسمائة مكانا عظيم السعة وفيه مشائخ البر

فاضل ابو العباس احمد بن یحیے بن برکت بغدادی بزاز سے جو ابن دبیقی مشہور ہین۔ کہا کہ مین نے سنا اپنے باپ یحیی سے اونہون نے کہا کہ مینے سنا شیخ ماجد کردی سے فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین عبد القادر امام ہین زمین کے لوگون کے اور امام ہین اس طریق کے۔ اور مرشدون کے مرشد ہین اسوقت مین۔ یہانتک کہ اونہون نے محبت کے سوال کے جواب مین کہا کہ اونکی قوت اور رونق کو مدد ملی ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے۔ اور اوسی سے اونکی مضبوطی ہے۔ اور اوسی پر اونکا بھروسہ ہے رضی اللہ عنہم۔ اور کہا شطنوفی علیہ الرحمہ نے کہ خبر دی ہمکو شیخ شریف ابو عبد اللہ محمد بن شیخ ابو العباس خضر بن محمد حسینی موصلی نے کہا کہ مینے سنا اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ بغداد مین ۵۵۱ھ پانسو اکاون مین۔ مینے خواب دیکھا کہ گویا میرے سردار شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مین ایک مکان بہت ہی کشادہ ہے۔ وہان

...لبحر والشيخ محي الدين في صدرهم ومن
المشايخ من على رأسه عمامة فحسب ومنهم
من فوق عمامته طرحة ومنهم من فوق عمامته
طرحتان وفوق عمامة الشيخ محي الدين ثلث
طرحات فبقيت في النوم مفكرا في تلك
الطرحات الثلث ما هن واستيقظت متفكرا
واذا به قائم على راسي فقال لي يا خضر طرحة
تشريف علم الشريعة وطرحة تشريف علم
الحقيقة وطرحة الشرف ومن هنا قال
الشطنوفي فمن واصف له بذي البيانين
واللسانين ومن ناعت له بكريم الجدين
والطرفين الى اخر ما ذكر مما به اشتهر وقال
الشطنوفي اخبرنا ابو محمد سالم بن علي
ابن عبد الله بن سنان الدمياطي الاصل
المصري المولد بالقاهرة سنة ٦٧١ احدى

تمامی مجلس ... کے شیخ محی الدین ...
اور ان کے سر مجلس میں مشائخوں میں کسی کے سر پر فقط عمامہ
اور کسی کے عمامہ کے اوپر ایک شملہ اور کسی کے عمامہ کے اوپر
دو شملہ ہیں - اور شیخ محی الدین کے عمامہ کے اوپر تین شملہ ہیں
تو میں خواب ہی میں ان تین شملوں کے متعلق غور و فکر کرتا رہا
کہ اس کا سبب کیا ہے - اوسی حالت میں بیدار ہوگیا یکایک دیکھا کہ
شیخ عبد القادر جیلانی [redacted] میرے سر پر کھڑے تھے پھر آپ ہی نے
فرمایا کہ ای خضر ایک شملہ علم شریعت کی بزرگی کا ہے - اور ایک
شملہ علم حقیقت کی بزرگی کا - اور ایک شملہ شرف (یعنے سیادت) کا
اور اسی بنا پر شطنوفی نے کہا کہ بعض بزرگوں نے آپکی صفت میں
ذو بیانین و ذو لسانین لکھا ہے - اور بعضوں نے آپکو کریم الجدین
والطرفین کہا ہے - الی آخرہ اور کہا شطنوفی رح نے کہ ہمکو خبر دی
ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان نے جن کی اصل
دمیاط سے ہے - اور پیدائش مصر میں ہی اور قاہرہ میں
سنہ ٦٧١ چھ سو اکہتر میں کہ ہم کو خبر دی مرشد پیشوا

وسبعين وستمائة قال انبانا الشيخ القدوة

شهاب الدين ابوحفص عمر بن محمد بن عبد الله

السهروردي ببغداد سنة ۶۲۴ اربع وعشرين

وستمائة قال سمعت الشيخ محيي الدين عبد القادر

رضي الله عنه يقول على الكرسي بمدرسته كل

ولي على قدم نبي وانا على قدم جدي صلى

الله عليه وسلم الى آخر الاثر والسند مما

لاينقد سالم من الكلام والشهاب امام

من الاعلام وقال الشطنوفي اخبرنا ابو محمد

رجب بن المنصور الداري وابو زيد عبد الرحمن

بن سالم القرشي وابو عبد الله محمد بن

عبادة الانصاري بالقاهرة سنة ۶۷۱ احدى

وسبعين وستمائة قال انبانا الشيخ القدوة

ابو الحسن علي القرشي بجبل قاسيون سنة ۶۱۸

ثمان عشرة وستمائة قال كنت انا والشيخ

شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ سہروردی نے

بغداد میں سنہ ۶۲۴ چھ سو چوبیس میں کہا کہ مینے سنا شیخ محی الدین

عبد القادر رضی اللہ عنہ سے۔ فرمایا آپنے ایسی حالت مین

کہ آپ تشریف رکھتے تھے اپنے مدرسہ مین کرسی پر۔ کہ ہر ولی

ایک نبی کے قدم پر ہے۔ اور مین اپنے جد امجد صلے اللہ علیہ وسلم کے

قدم پر ہون الی آخرہ۔

اور یہہ سند ایسی سندون مین سے ہی جنکے پرکھنے کی

حاجت نہین۔ سالم گفتگو اور تردد سے پاک ہی۔ اور شہاب

مشہور امامون سے ہین۔ اور کہا شطنوفی نے ہمکو خبر دی

ابو محمد رجب بن منصور داری نے اور ابو زید عبد الرحمن بن سالم

قرشی نے اور ابو عبد اللہ محمد بن عبادہ انصاری نے قاہرہ مین

سنہ ۶۷۱ چھہ سو اکہتر مین کہا کہ ہمکو خبر دی مرشد پیشوا ابو الحسن علی

قرشی نے قاسیون کے پہاڑ پر سنہ ۶۱۸ چھہ سو اٹھارہ

مین کہا انہون نے کہ مین اور شیخ ابو الحسن علی

بن الہیتی شیخ محی الدین عبد القادر کے پاس تھے

[illegible] الشيخ [illegible]

[illegible] بباب الازج سنة ٦٢٩

تسع واربعين وخمسمائة نجاء ابو غالب

فضل الله بن اسمٰعيل المغدادى [illegible]

التاجر فقال له ياسيدى قال جدك رسول

الله صلى الله عليه وسلم من دعى فليجب

وها انا ذا قد دعوتك الى منزلى فقال ان

اذن لى اجبت ثم اطرق مليا ثم قال نعم

الى آخر الاثر المتضمن للكرامات

العظيمات والسند معتمد مما لاينقد و

قال الشطنوفى اخبرنا ابو الحسن على بن يحيى ابن

القاسم الازجى سنة ٦٧١ احدى وسبعين

وستمائة قال انبأنا قاضى القضاة ابو صالح

نصر ببغداد سنة ٦٢٩ تسع وعشرين وستمائة

قال اخبرنا والدى عبد الرزاق وعمى عبد الوهاب

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہا ہے [illegible]

[illegible] دار آپکے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ جس کی دعوت کی جاوے وہ قبول کرے

اور میں اب اپنے گھر میں اپکی دعوت کرتا ہوں ۔

آپ نے فرمایا کہ اگر مجھکو اجازت ہوی تو ضرور

قبول کرونگا ۔ پھر آپ بڑی دیر تک سرنگون رہے

پھر فرمایا اچھا ۔ الی آخرہ

اس روایت میں بڑی بڑی کرامتوں کا ذکر ہے !

اور سند معتبر ہے ۔ جسکے پرکھنے کی حاجت نہیں ۔

اور کہا شطنوفی نے رحمہ اللہ نے کہ ہمکو خبر دی ابوالحسن علی بن

یحیی بن ابو القاسم ازجی نے ۶۷۱ھ میں کہ ہمکو خبر دی قاضی

القضاۃ ابو صالح نصر نے بغداد میں ۶۲۹ھ میں خبر دی ہمکو

میرے والد عبد الرزاق نے اور میرے چچا عبد الوہاب نے

سنة احدى وتسعين وخمسمائة ح واخبرنا
ابو الحسن علي بن عبد الله الابهري ثم البغدادي
سنة ٦٧٢ اثنين وسبعين وستمائة قال انبانا
الشيخان الشيخ ابو الطاهر الخليل ابن الشيخ
ابي العباس احمد الصرصري والشيخ ابو الحسن علي
بن سليمان الخباز ببغداد سنة ٦٣١ احدى
وثلثين وستمأئة قال الصرصري انبانا ابي
رحمه الله وقال الخباز انبانا العمران الكيماتي
والبزار سنة ٥٩٢ اثنين وتسعين وخمسمأئة
واخبرنا ابو محمد رجب الداري سنة ٦٧١
احدى وسبعين وستمأئة قال اخبرنا
الشيخان الشيخ ابو الحسن الخفاف والشيخ
ابو البدر ابن سعيد ببغداد سنة ٦١٧ سبع عشرة
وستمأئة قالا اخبرنا شيخنا الشيخ ابو السعود
الحريمي المعروف بالمدلل سنة ٥٨٠ ثمانين

[illegible] مین [illegible] ابو الحسن علی
بن عبد اللہ ابہری بغدادی نے سنہ ۶۷۲ چھ سو بہتر مین کہا کہ خبر دی
ہم کو دو نو استادون شیخ ابو طاہر خلیل بن الشیخ ابو العباس احمد
صرصری نے اور شیخ ابو الحسن علی بن سلیمان خباز نے بغداد
مین سنہ ۶۳۱ چھ سو اکتیس مین کہا صرصری نے کہ ہم کو خبر دی
میرے باپ نے رحمہ اللہ اور کہا خباز نے کہ ہمکو خبر دی
ہر دو عمر کیماتی اور بزار نے سنہ ۵۹۲ پانسو بیانوے
مین - سند سوم - کہا شلطنوفی نے اور ہمکو خبر دی ابو محمد رجب داری نے
سنہ ۶۷۱ چھ سو اکہتر مین کہا کہ ہمکو خبر دے دو نو استادون
شیخ ابو الحسن خفاف - اور شیخ ابو البدر ابن سعید نے
بغداد مین سنہ ۶۱۷ چھ سو سترہ مین کہا دو نون نے کہ
ہمکو خبر دی ہمارے استاد شیخ ابو سعود حریمی نے جو
مدلل مشہور تھے - سنہ ۵۸۰ پانسو اسی مین -

سند چہارم - کہا شلطنوفی نے اور خبر دی ہمکو
شیخ ابو الحسن علی بن نجیم حورانی نے سنہ [illegible] چھ سو [illegible]

خمسمائة قال واخبرنا الشيخ ابو الحسن علی
بن بخير الحورانی سنة ٦٧٤ اربع وسبعين و
ستمائة قال اخبرنا الشيخ ابو الحسن علی بن
ادريس اليعقوبی بها سنة ٦١٥ خمس عشرة
وستمائة قال واخبرنا ابو محمد سالم بن
علی الدمياطی الصوفی سنة ٦٧٣ ثلث وسبعين
وستمائة قال واخبرنا الشيخ الامام شهاب الدين
ابو حفص عمر بن محمد السهروردی ببغداد
سنة ٦٢٥ خمس وعشرين وستمائة قالوا كان
الشيخ عباد والشيخ ابو بكر الحمامی رحمهما الله
تعالى من ذوی الاحوال السنية وكان الشيخ
محيی الدين عبد القادر رضی الله عنه
يقول لابی بكر يا ابا بكر الشريعة المحمدية
المطهرة تشكو الیّ منك وكان ينهاه عن
امور ولا ينتهی عنها فدخل الشيخ الجامع

مین کہا خبر دی ہمکو شیخ ابو الحسن علی بن ادریس نے جو
یعقوبیہ سے کے سنہ [illegible] مین یعقوبیہ [illegible]
چھہ سو پندرہ مین -
سند پنجم- کہا شطنوفی نے اور کہ ہمکو خبر دی ابو محمد سالم بن
علی دمیاطی صوفی نے سنہ ٦٧٣ چھہ سو بہتر مین - کہا کہ خبر
دی ہمکو شیخ امام شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد
سہروردی نے بغداد مین سنہ ٦٢٥ چھہ سو پچیس مین اُن
سبھون نے کہا کہ شیخ عباد اور شیخ ابو بکر حمامی (اللہ اونپر
رحم کرے) بہت اچھی حالت والون مین سے تھے
اور شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ابو بکر سے
فرماتے تھے کہ اے ابو بکر شریعت پاک محمدیہ
مجھہ سے تیری شکایت کرتی ہے - آپ اونکو
چند کامون سے منع کیا کرتے تھے - اور وہ اون
باتون کو نہین چھوڑتے تھے - ایکوقت حضرت
شیخ عبد القادر رضہ رصافہ کے جامع مسجد مین داخل ہوئے

الرسالة فوجدہ قد غرس يده على صدرکا و قال انزع اباکر واخرج من بغداد ففقد جميع احواله ومعاملاته و توارت عنه منازلاته وخرج الى الغرق وبقى كلما اتى الى بغداد وهمّ ان يدخلها سقط على وجهه وان حمله احد ليدخل به سقطا جميعا وجاءت امه باكية الى الشيخ تذكر شوقها الى ولدها وتشكوا العجز عن المسير اليه فاطرق ثم قال قد اذِنّا له ان ياتى من الغرق الى بغداد من تحت الارض يكلمكِ من بير دارك قالوا فكان يأتى كل اسبوع مرة من الغرق الى دار امه من تحت الارض ويجتمع بها وبعث الشيخ عدى ابن مسافر رضى الله عنه قضيب البان الى الشيخ ليشفع عنده فيه فوعده فيه بخير وكان بين مظفر الجمال وابى بكر رحمهما الله

اور اون کو وہان پایا - اور آپ نے اپنا ہاتھ اون کے سینہ پر پھیرا اور فرمایا کہ نکل جا اے ابوبکر اور بغداد سے چلا جا - یہہ فرماتے ہی تھا کہ اون کے حالات و معاملات جاتے رہے - اور اون کے مراتب اون سے مسلوب ہوگئے - اور بموجب ارشا غرق کے طرف نکل گئے پھر یہ حال رہا کہ جب بغداد آتے تھے اور اوس مین داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے - منہہ کے بل گرپڑتے تھے اگر اور کوئی اون کو اُٹھا کر بغداد مین لے جانا چاہتا تھا تو وہ بھی اون کے ساتہ گرپڑتا تھا بالآخر اون کی والدہ حضرت غوث رضی اللہ عنہ کے پاس روتی ہوی آئین - اور اپنے بیٹے کو دیکھنے کا شوق بیان کیا اور یہ شکوہ کیا کہ مین اوس کے پاس جانے سے عاجز ہون - تب آپنے سر جھکا لیا - پھر فرمایا کہ ہمنے اوسکو اجازت دی کہ فرق سے بغداد کو زمین کے نیچے سے آکر اوس کنوے سے جو تیرے گھر مین ہی تجھسے باتین کرے - راوی کہتے ہین کہ پھر ابوبکر جامع ہر ہفتہ مین ایکبار

انس وُدُّ فرای مظفر فی الواقعہ رب العزة
تبارك وتعالی وقال لہ یا عبدی تمن قال
یارب اتمنی ان ترد حال اخی ابی بکر علیہ
فقال لك ذٰلك فی حضرة ولیی فی الدنیا
والآخرة عبد القادر اذهب الیہ وقل لہ
یقول لك ربك بامارة انی اردت ان
انزل بالخلق نازلة فشفعت فیهم وشفعتك
وبامارة ماسالتنی ان ارحم بجودی واعم
بفضلی من راك من المومنین ففعلت و
قد رضیت عن ابی بکر فارض عنہ واذا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
یا مظفر قل لنائبی فی الارض ووارثی الشیخ
عبد القادر یقول لك جدك رسول اللہ
رُدَّ علی ابی بکر حالہ فانك لم تغضب الا
لشریعتی والآن فقد وهبتہ فلما سری

فرق سے اپنے ماں کے گہر تک زمین کے نیچے سے آتے تہے اور
ملاقات کرتے تہے۔ اور شیخ عدی بن مسافر نے تقیب اللہ کو
ابوبکر کی شفارش نے بکر کے لئے انکو پاس بہیجا انکی سفارش پر۔ آپ نے او
اونکو حق مین بہتری کا وعدہ کیا۔ اور مظفر جمال کے اور ابوبکر کے اپس مین
محبت اور دوستی تھی۔ سو مظفر نے واقعہ مین (یعنی حالت بیخودی مین)
اللہ تعالی کو دیکہا اللہ تعالی سنے فرمایا کہ ای مرے بندے تو اپنی تمنا
بیان کر۔ کہا ای میری مالک مین یہ آرزو رکہتا ہون کہ میرے بہائی
ابوبکر کو پہلی حالت پر پہیر دے۔ اللہ تعالی سنے فرمایا کہ تیری آرزو
پوری ہوگی حضور مین عبد القادر کے جو دنیا اور آخرت مین میرا ولی ہے
تو اوسکے پاس جا۔ اور اوس سے کہہ کہ تیرا مالک تجہہ سے فرماتا ہے۔ اس
نشانی سے کہ مینے چاہا تہا کہ خلقت پر ایک مصیبت نازل کرون تو نے
اونکی سفارش کی اور مینے تیری سفارش قبول کی۔ اور اس نشانی سے کہ
تو نے مجہسے یہہ چاہا تہا کہ مین اپنی بخشش سے رحم کرون۔ اور اپنے فضل کو عام
کرون اون لوگو پر جنہون نے تجہکو دیکہا منجملہ مومنین کے سو مینے ایسا ہی کیا
مین ابوبکر سے راضی ہوا اب تو بہی اوس سے راضی ہو جا۔ اور یکایک دیکہا

عن مظفر من واقعته ذهب مسرورا الى
ابى بكر يبشره وكان قد كوشف بجميع ما جرى
فى الواقعة وكان لم يكاشف بعد فقد حاله
بشيء قبلها فتلاقيا فى نصف الطريق واتيا
الى الشيخ محى الدين عبد القادر فقال
يا مظفر بلغ رسالتك فذكر له ما وجد فى
واقعته ونسى منه شيئا فذكره الشيخ
بره ثم استتاب ابا بكر عما كان يكرهه
وضمه الى صدره فوجد فى الحال جميع
ما كان فقد بزيادة قالوا وكان مظفر يحكى
ما راه وسمعه فى واقعته الى آخر ما ذكرنا
سماعا من مظفر ومن ابى بكر وقصتهما
مع عباد وحميل البدوى قصة اخرى من
هذا والاسانيد الخمسة ليس فيها من ذكر
بتهمة او نوع من العلة بل جلها اجلة

سینے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین ای مظفر
وہ جو زمین مین میرا نائب اور وارث ہے (شیخ عبد القادر) اوس سے کہدے
تیرے جد رسول اللہ فرماتے مین کہ ابو بکر کو اوسکی حالت پہیر دے
کیونکہ تو میری شریعت کی وجہ سے غصہ مین آیا تھا۔ اور اب مینے اسکو معاف کیا
پہر جب مظفر ہوش مین آئے خوش ہو کر ابو بکر کے طرف چلے۔ تاکہ انہین مبارکباد
دین۔ اور اونپر بھی ظاہر ہو گیا تہا جو کچہ اس عالم مین مظفر پر واقع ہوا تھا
اسلیئے وہ بھی اون کے پاس آ رہے تھے۔ اور حالت کے گم ہو جانے کے بعد سے
اسوقت تک اور کوئی معاملہ ابو بکر پر منکشف نہ ہوا تھا۔ سو آدہی راہ
دونو نے طے کی تھی کہ دونو باہم ملاقی ہوے۔ اور دونون حضرت شیخ محی الدین
عبد القادر رض کی پاس آئے۔ آپنے فرمایا ای مظفر اپنا پیغام پہونچاو تب
انھون نے جو کچہ اوسحالت مین دیکھا تہا آپ سے ذکر کیا۔ اور اوسمین سے کچہ
بہول بھی گئے تھے۔ تب آپنے اونکو یاد دلایا۔ اور آپنے ابو بکر سے توبہ کرائی
اون باتون سے جو آپ کو ناپسند تھین۔ اور اونکو اپنے سینہ سے لگایا۔ تو انہون نے
اسیوقت پایا جو کچہ اونسے جاتا رہا تہا۔ بلکہ کچہ زیادہ اوس سے۔ کہا راویون نے
مظفر بیان کرتے تھے جو کچہ انہون نے دیکھا اور سنا اپنی بیخودی کی حالت مین اور

المشيخة من تساعدها وتعاضدها والحمد
لله تعالى وقال الشطنوفي اخبرنا الفقيه
ابو الفتح نصر الله بن القاسم بن يوسف
بن خليل بن احمد الهاشمي البغدادي
الكرخي بالقاهرة سنة ٦٧٠ سبعين وستمائة
قال اخبرنا قاضي القضاة ابو صالح نصر
ابن الحافظ تاج الدين ابي بكر عبد الرزاق
ببغداد سنة ٦٣٠ ثلثين وستمائة قال اخبرنا
ابي عبد الرزاق ببغداد وعمي عبد الوهاب
والعمران الكيماني والبزار سنة ٥٩٠ تسعين
وخمسمائة قالوا سمعنا الشيخ محيي الدين
عبد القادر رضي الله عنه سنة ٥٥٣ ثلث
وخمسين وخمسمائة يقول على الكرسي رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل
الظهر من يوم الثلاثاء السادس عشر من

ذکر کیا ہے انہیں راویوں سے تمام واقعہ جو کچھ انہوں نے مظفر اور ابو علی
سے سنا تھا۔ اور جو واقعہ کہ ان دونوں مین ابو علی احمد جمیل بدوی میں گزرا ہے
وہ اسی قسم کا دوسرا واقعہ ہے۔ ان پانچوں سندوں میں کوئی ایسا شخص
نہیں ہے جس کے نسبت کسی نے بدگمانی کی ہو۔ یا اسکو کسی عیب سے منسوب
کیا ہو بلکہ اکثر بڑے بڑے مشائخ ہیں اور ہر ایک روایت دوسرے کی
مدد اور قوت دینے والی ہے۔ وللہ الشکر۔ اور کہا شطنوفی رحمۃ اللہ نے کہ ہم کو
خبر دی صاحب علم ابو الفتح نصر اللہ بن القاسم بن یوسف بن خلیل بن
احمد ہاشمی بغدادی کرخی نے قاہرہ میں سنہ ۶۷۰ چھ سو ستر میں کہا انہوں نے
کہ خبر دی ہمکو قاضی القضاۃ ابو صالح نصر ابن الحافظ تاج الدین ابی بکر
عبد الرزاق نے بغداد میں سنہ ۶۳۰ چھ سو تیس میں کہا کہ خبر دی ہم کو
میرے باپ عبد الرزاق نے بغداد میں۔ اور میرے چچا عبد الوہاب نے
اور دونوں عمروں کیمانی اور بزار نے سنہ ۵۹۰ھ میں کہا انہوں نے
کہ سنا ہم نے شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے
سنہ ۵۵۳ھ پانسو ترپن میں ایسی حالت میں کہ آپ کرسی پر تشریف رکھتے تھے
فرمایا کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظہر سے پہلے

شوال سنة ٥٢١ احدى وعشرين وخمسمائة
فقال لي يا بُنَيَّ لم لا تتكلم يا ابتاه انا رجل
اعجمي كيف اتكلم على فصحاء العرب ببغداد
قال لي افتح فاك ففتحته فتفل فيه سبعا
وقال لي تكلم على الناس وادع الى سبيل
ربك بالحكمة والموعظة الحسنة فصليت
الظهر وجلست وحضر لي خلق كثير فارتج
عليّ فرأيت علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
قائما بازائي في المجلس فقال لي يا بني لم لا تتكلم
فقلت يا ابتاه قد ارتج علي فقال افتح فاك
ففتحته فتفل فيه ستا فقلت لم لا تكملها
سبعا قال ادبا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم توارى عني فقلت غواص
الفكر يغوص في بحر القلب على درر المعارف
فيستخرجها الى ساحل الصدر فينادي

سولھوین تاریخ شوال کی ۵۲۱ھ پانسو اکیس مین سہ شنبہ کے روز
فرمایا مجھے اسے میرے بیٹے کیون وعظ و تلقین نہیں کرتے ہین
عرض کیا کہ مین ایک عجمی شخص ہون عرب کے فصیح لوگون کے سامنے
جو بغداد مین ہین کیونکر وعظ کرسکتا ہون - تب آپنے فرمایا کہ کھول
مونہہ اپنا - پس کھولا مینے مونہہ - پس آپ نے تھوکا سات بار اور
پھر فرمایا کہ اب وعظ کہو اور لوگون کو خدا کے راہ کے طرف بلاؤ
حکمت اور عمدہ فہمایش سے پس پڑہی مینے نماز ظہر کی اور بیٹھ گیا
مین اور لوگ کثرت سے حاضر ہوے اور میرا بدن کانپنے لگا
پس دیکھا مینے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہ میرے سامنے کھڑے ہین
اوسی مجلس مین اور فرما رہے ہین کہ اے میرے بیٹے کیون کچھ
بیان نہیں کرتے - پس عرض کیا مینے کہ اے باپ میرے مین گھبرا گیا
آپ نے فرمایا کہ کھول مونہہ اپنا پس کھولا مینے مونہہ کو پس تھوکا آپ نے
چھہ بار - مینے عرض کیا کہ سات بار کیون نہیں تھوکا - آپ نے
کہا بوجہ ادب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے - پھر آپ
نظر سے پوشیدہ ہوگئے پس اوسوقت کہا مینے (فکر سے غوطہ لگانا

[illegible] في بيوت أذن الله [illegible]

[illegible] ثم قالوا فهذا اول كلام تكلم به الشيخ

على الناس على الكرسي رضى الله تعالى عنه

وهذا هو السند المقدم المعظم مع زيادة

متابعة ثلثة اجلة وابو الفتح فقيه كما

وصفه به الشطنوفي ومن ثم قد اورد

الخبر شيخ الاسلام سراج الدين عمر بن

على الانصاري الفقيه الشافعي المعروف

بابن الملقن من اجل شيوخ الحافظ ابن حجر

في طبقات الاولياء في مناقب الشيخ عبد القادر

وعنه الحافظ السيوطي في تنوير الحلك

في امكان رؤية النبي والملك واما

قيل جمال الدين الصفدي اليمني في

رسالته في رؤية النبي صلى الله عليه وسلم

[illegible] ہوئے اور [illegible] بیان [illegible]

جواہر دستیاب ہوتے ہیں جن [illegible] کے عوض میں [illegible]

راوی کہتے ہیں کہ یہ آپ کا پہلا وعظ تھا جو کرسی پر بیٹھکر فرمایا تھا

(رضی اللہ عنہ) یہہ نہایت معتبر سند ہی جس کے متابعت تین

بڑے شخصوں نے کی ہے - اور ابو الفتح فقیہ ہیں - جیسا کہ

شطنوفی نے انھیں فقیہ لکھا ہے -

اور اسی لحاظ سے اس خبر کو شیخ الاسلام سراج الدین عمر بن

علی الانصاری فقیہ شافعی نے جو ابن ملقن کے لقب سے مشہور

اور حافظ ابن حجر کے بڑے اساتذہ میں سے ہیں - اپنی کتاب

طبقات الاولیاء میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کے

مناقب میں بیان کیا ہی - اور اون سے حافظ السیوطی نے

اپنی کتاب تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی و الملک میں نقل

کیا ہے - لیکن جمال الدین صفدی یمنی کے رسالہ

رؤیۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الیقظہ میں

يقظة وفي كتاب البهجة على مناقب الشيخ عبد القادر
وغيره من الحكايات المسندة كثير من ذلك لكن
رجال اسانيدها فيهم من لا يوثق به بل مصنفها
ايضا متساهل وقد يجازف فليس في محله و
ناهيك بثقة من ارتضاهم هذا الامام لان يأخذ
عنهم مع شدة ورعه واحتياطه وقد اثنى عليه
جماعة من الاعيان النقاد منهم الحافظ الذهبي
مع زهق لسانه في الجرح سيما في السادات الصوفية
وانحرافه عنهم قال في طبقات القراء الاعيان اولي
الاسناد والاتقان والتقدم في البلد ان علي بن
يوسف بن حريز بن معضاد بن فضل بن معضاد
الامام البارع الاوحد شيخ القراء نور الدين ابو الحسن
الشطنوفي المصري المقرئ النحوي المتصدر
بالجامع الازهر اصله من بلقاء الشام ومولده
بالقاهرة في سنة سبع واربعين وستمائة وسمع

اون کا یہ مقولہ کہ (کتاب بہجۃ الاسرار مین شیخ عبد القادر جیلانی
علیہ الرحمہ کے محامد اور مناقب مین بہت سی حکایتین اسی قسم کی مذکور
ہین - لیکن بعض بعض رواۃ اون کے اعتبار کے لایق نہین بلکہ
خود مصنف لا ابالی خرام ہین - اور قیاس سے کام لیتے ہین -)
بجای خود اور درست نہین ہی - ان کو رواۃ کی ثقہ ہونے پر یہی
حجت کافی ہی - کہ امام شطنوفی سے شخص نے (جو تورع اور احتیاط
مین شہرۂ آفاق ہین) اُن سے روایت لی ہی - اور اُن کو اسانید کو
پسند کیا ہی - یہ وہ امام ہین کہ جن کی تعریف ایسے گروہ نے کی ہی
جو روایت کو پرکھنے مین بڑے نقاد ہین - مثلاً حافظ ذہبی ایسے
شخص نے (جو کہ جرح کرنے مین نہایت دریدہ دہان ہین - اور
خاصکر سادات صوفیہ سے منحرف ہین -) ان کی تعریف کی ہی
اور اپنی کتاب طبقات القرا مین امام شطنوفی کو اسطرح لکھا ہے
کہ ان کا نام علی ہی - ابن یوسف بن حریز بن معضاد بن فضل بن
معضاد - یہ اپنے وقت کو امام یکتای زمانہ شیخ القرا ہین لقب انکا
نور الدین اور کنیت ابو الحسن ہی - شطنوفی مصر کے باشندہ ہین قاری

من عبد اللطيف النجيب وجماعة وتلا بالروايات
على زين الدين علي بن الفلال والصفي خليل
وصالح الفارقي والتقي ابن الجرائدي وما علمته
قرأ على المليجي اسمعيل بن هبة الله المصري
المقرئ فلو قرأ عليه لأضاف الى فضائله علو
الاسناد وتصدر للاقراء مدة وتكاثر عليه الطلبة
حضرتُ مجلس اقرائه فاعجبني سمته وسكونه
وكان ذا غرام زائد بالشيخ عبد القادر الجيلي
جمع مناقبه واخباره في نحو من ثلث مجلدات
وكتب فيها عمن اقبل وادبر فراج عليه فيها
اباطيل واكاذيب قرأ عليه الشيخ برهان الدين
الحكري وشهاب الدين احمد بن نغة بن سالم
النابلسي توفي سنة ثلث عشرة وسبعمائة
وقال الحافظ ابن الجزري رح في طبقات
القراء ايضا بعد ذكر نسبه ونسبته الشافعي

اور نحوی ہین - جامع ازہر مین صدر ہین - اُن کو باپ دادا کی اصل ملک
شام مین مقام بلقا ہی - اور وہ قاہرہ مین ۶۴۷ھ چھہ سو سینتالیس مین پیدا ہوے
اُنہون نے عبد اللطیف نجیب سے و نیز اور بہی ایک جماعت سے حدیث سنی
اور زین الدین علی بن فلال او صفی خلیل اور صالح فارقی اور تقی ابن
جرائدی سے بار روایات قرآن پڑہا ہی - اور مجہکو علم نہین کہ اُنہون نے
ملیجی اسمعیل بن ہبۃ اللہ المصری المقری سے بہی قرآن مجید پڑہا ہی -
اگر اون سے بہی پڑہتے تو اور فضائل کے ساتہہ علو سند کی فضیلت بہی
حاصل کر لیتے - اور وہ ایک مدت تک تدریس قرآن کو صدر رہی - اور
اُن کے پاس طلبہ کی آمد ورفت بکثرت رہتی - اُنکی مجلس تدریس مین
مین بہی حاضر ہوا ہون - سو اونکی رفتار و سکون نے مجہے نہایت پسند آئی
اُنکو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے بہت زیادہ فریفتگی تہی - آپ کے
بہت سے مناقب جمع کیے ہین جو قریب تین مجلد کے ہین لیکن اسمین
ہر کس و ناکس کی روایتین لکہی ہین - بدینوجہ بعض غیر واقع باتین بہی
اسمین شریک ہو گئی ہین - ان سے شیخ برہان الدین حکری اور
شہاب الدین نابلسی نے قرآن پڑہا ہی - ۷۱۳ھ سات سو تیرہ مین

الاستاذ المحقق البارع شیخ الدیار المصریة
الی اٰخر ما ذکره من مدحه وقال الحافظ ابن حجر
فی الدرر الکامنة بعد ذکر نحو منه وولی
تدریس التفسیر بالجامع الطولونی والاقراء
بجامع الحاکم وکان الناس یکرمونه ویعظمونه
وینسبونه الی الصلاح وانتفع به جماعة فی
القراءات وجمع ہو مناقب الشیخ عبد القادر
وسمی الکتاب بهجة الاسرار قال الکمال جعفر
ابو الفضل الادفوی الفقیه الشافعی صاحب
الامتاع فی احکام السماع والطالع السعید
فی تاریخ الصعید وذکر فیها عجائب وغرائب
وطعن الناس فی کثیر من حکایاته ومن اسانیده
فیها وکان عالما مشکور السیرة انتهی واما قیل
الذہبی بعد مدح الشطنوفی فی حق البهجة وکتب
نیها عمن اقبل وادبر فراج علیه فیها اباطیل

وفات پائی۔ اور حافظ ابن جزری سنے اپنی طبقات القراء مین شطنوفی کا
نسب اور نسبت بیان کرکے لکھا ہی کہ وہ شافعی استاد محقق کامل تھے
اور ممالک مصر مین استاد وقت مانے جاتی تھے۔ اسیطرح آخر محامد تک
اور حافظ ابن حجر نے درر کامنہ مین ان کے کچہ محامد بیان کرنے کی بعد
لکھا ہی کہ وہ طولون کی جامع مسجد مین تفسیر اور حاکم کی جامع مسجد مین
قرآن پڑہاتے تھے۔ اور ایک جماعت ان سے قرأتونمین فائدہ مند
ہوی ہی۔ لوگ ان کی نہایت تعظیم وتکریم کرتے تھے۔ اور صالح
جانتے تھے۔ انہون نے حضرت شیخ عبد القادر رض کی مناقب مین
ایک کتاب بہجة الاسرار نام تصنیف کی ہی۔ جس کی نسبت کمال الدین جعفر
یعنی ابو الفضل ادفوی فقیہ شافعی نے کہا ہی کہ اوس مین انہون نے
بہت سے عجائب وغرائب ذکر کیے ہین۔ اور بعض لوگون نے
اس کتاب کے اکثر حکایات اور اون حکایات کے اسناد پر
طعن کیا ہی۔ لیکن وہ صاحب علم پسندیدہ خصال تھے۔ اور
ذہبی کا اول شطنوفی کی تعریف کرکے پہر یہ کہنا
کہ اونہون نے بہجت مین سب قسم کی

واکاذیب وقد نقله عنه ابن الجزری فلیس
فی مقامه ویخالفه مدحه اول کلامه ولذا
لم یلتفت الیه ابن الملقن والسیوطی وغیرهما و
قد قال الشیخ الشطنوفی فی خطبة البهجة وجعلته
کتابا مفردا مرفوع الاسانید معتمدا فیه علی
الصحة دون الشذوذ وذکر ابن الوردی
فی تاریخه ان فی البهجة امورا لا تصح ومبالغات
فی شان الشیخ عبد القادر لا تلیق الا بالربوبیة
انتهی ومثل هذه المقالة قیل عن ابن حجر العسقلانی
قال الشیخ عمر بن عبد الوهاب الفرضی الحلبی
فی ظهر نسخة من نسخ البهجة واقول ما المبالغات
التی عزیت الیه ... علی مثله وقد تتبعتها
لم اجد فیها نقلا الا وله فیه متابعون وغالب
ما اورده فیها نقله الیافعی فی اسنی المفاخر وفی
نشر المحاسن وروض الریاحین وشمس الدین

روایتین لکہی ہین - اسیوجہ سے بہت سے جہوٹے قصے بہی اونکو
ٹہیک معلوم ہوے ہین) بر موقع نہین ہی - اور خود اس سے پہلے
بہجت کی تعریف کرچکے ہین - اُس کلام کے بہی تناقض ہی اسیوجہ سے
ابن ملقن اور سیوطی اور اور لوگون نے انکی اس تحریر پر کچہہ توجہ نہین کی
اور اعتبار کی نظر سے نہین دیکہا شیخ شطنوفی نے خطبہ بہجت مین
بیان کیا ہی کہ یہ کتاب خاص اسمقدمہ مین ہی جس مین تمام اسناد مین
قائل تک پہونچائی ہین - اور جن کی صحت پر کامل اعتبار ہی اور
شذوذ کو چہوڑ دیا ہی - ابن وردی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ بہجت
مین بہت سے ایسے امور ہین جو صحت کی حد تک نہین پہونچے
اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے شان مین اس قسم کے
مبالغے ہین جو ربوبیت کے مناسب ہین - اور اسی قسم کی گفتگو
ابن حجر عسقلانی سے بہی منقول ہی - شیخ عمر بن عبد الوہاب فرضی حلبی نے
بہجت کے ایک نسخہ کی پشت پر یہ تحریر کی ہی - کہ جو مبالغے غوث اعظم
علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کئے گئے وہ اس قسم کے نہین جو کہ ان جیسے
بزرگ کیطرف انکی نسبت جائز نہو سکے - اور مین نے اون تمام کو

الزكي الجيلي ايضا في كتاب الاشراف واعظم
شيئ نقل عنه احياء الموتى كاحياء الدجاجة
ولعمري ان هذه القصة نقلها تاج الدين
السبكي ونقل ايضا عن ابن الرفاعي وغيره
وانى لغبي جاهل حاسد ضيع عمره في فهو
ما في السطور قنع بذلك عن تزكية النفس واقبالها
على الله سبحانه وتعالى ان يفهم ما يعطي الله
سبحانه وتعالى اولياءه من التعريف في الدنيا
والاخرة ولهذا قال الجنيد التصديق
بطريقتنا ولاية انتهى **قلت** الشيخ الشطنوفي
اجل من ان يذكر له متابعة هؤلاء الاجلاء و
الامور التي سماها ابن الوردي مبالغات
قد حققت جملتها في محالها من كتبنا وكتب من
قبلنا ليست هذه الرسالة محلها وقيل الشهاب
ان عبد الله رجل حجازي الخ مع تخالف القبلتين

بہت تفتیش اور تفحص کیا۔ مگر کوئی ایسی نقل نہیں پائی کہ جس
اور لوگ ان سے موافق نہیں۔ اور اکثر مضامین جو بہجت مین
بیان کیے گئے ہین انکو یافعی نے اپنی کتاب اسنی المفاخر اور نشر المحاسن
اور روض الریاحین مین اور شمس الدین زکی جیلی نے اپنی کتاب
اشراف مین نقل کیا ہے۔ اور بہت بڑی کرامت جو آپ سے منقول ہے
مردونکا زندہ کرنا ہے۔ جیسے مرغ کے زندہ کرنیکا واقعہ ذکر کیا گیا ہے
اور قسم ہے جان عزیز کی اس قصہ کو تاج الدین سبکی نے نقل کیا ہے اور
ایسا واقعہ حضرت ابن الرفاعی اور دوسرے اولیا سے صادر ہونا بھی منقول ہے
لیکن وہ کندہ ناتراش پر از رشک وحسد جس نے اپنی تمام عمر الفاظ
وعبارت ہی مین صرف کی ہے۔ تزکیۂ باطن اور معرفت الٰہی کو یک لخت
چھوڑ کر صرف الفاظ ہی پر قناعت کی۔ وہ کب اسکو سمجھ سکتا ہے کہ خداوند
کریم نے اپنے خاص اولیاء کو کسقدر عرفان امور باطنیہ وغیبیہ کا مرحمت
فرمایا ہے۔ اسی لیے جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ ہمارے طریقہ کی
تصدیق کرنا ولایت ہے مین کہتا ہون شیخ شطنوفی کا مرتبہ اس سے
بلند تر ہے کہ اون کے لیے ان بزرگون کی موافقت کے ذکر کی ضرورت ہو اور

فی النسختین لیس یصلح حجة للمنع فلا یمنع ان
یخرج ابنه الذی سماه باسم جده موسے
فیلقبه العجم بجنگی دوست ومما یختم به الجزم
ولذا لو یتکلم فیه الخصم انه قد خرج الی جیل
من بلاد العجم وبها تزوج وتوطن ودفن و
لیس المدعی انه لقبه به ابوه الحجازی حتی
یستشکل بهذا واما ما ذکره السید محمد بن
احمد العدنی البحرینی الرفاعی فی کتابه لباب
المعانی الذی الفه فی مناقب سیدنا السید
احمد الکبیر الرفاعی عن العلامة الکبیر
محمد بن ابی بکر المعروف بابن حماد الموصلی
ذکر فی تاریخه روضة الاعیان عند ترجمة
عبد الله محمد بن یحیی الحسنی الذی ینسبوا
الیه الشیخ عبد القادر ما نصه السید الکبیر
عبد الله بن محمد بن یحیی بن محمد بن داؤد بن

ابن وردی نے جن امور کا نام مبالغات رکھا ہی اون سب امور کی تحقیق
اون کے مواضع پر میری کتابوں میں اور متقدمین کے کتابوں میں اچھی طرح ہو چکی ہے
اس رسالہ میں درج کرنیکا محل نہیں ہی۔ اور شبہا کا یہ کہنا کہ (عبد اللہ الحجازی تحجم الخ)
باوجود تخالف دونوں قول کے دونوں نسخوں میں منع کی الحجت نہیں ہو سکتا کیونکہ
جیز ہانع ہی اس سے کہ اون کے بیٹے موسی جنکا نام اون کے دونوں دادا اون کے نام رکھا تھا
حجاز سے نکلکر عجم میں آئے ہون - اور اہل عجم نے اونکا لقب جنگی دوست
رکھا ہو۔ بلکہ امر متیقن تو یہ معلوم ہوتا ہی (اور اسی لیے مخالف نے اوسکا ذکر ہی نہیں چھیڑا)
کہ وہ جیل کے طرف آئے - جو عجم میں ایک شہر ہی۔ اور وہان نکاح کیا اور وہین کی
بود و باش اختیار کی - اور وہین مدفون ہوے - اور یہ تو دعوے ہی نہیں کہ یہ لقب
اون کے باپ ہی نے جو حجازی تھے رکھا تھا جس سے وہ اعتراض صدر لازم آئے
اور وہ مضمون جسکو سید محمد بن احمد عدنی بحرینی رفاعی نی اپنی کتاب
لباب المعانی میں بیان کیا ہی اس طور پر کہ علامہ کبیر محمد بن ابی بکر معروف
بہ ابن حماد موصلی نے اپنی تاریخ روضۃ الاعیان میں جس جگہ عبد اللہ بن
محمد بن یحیی الحسنی کا (جس کے طرف شیخ عبد القادر منسوب ہین) ذکر کیا ہے
لکھا ہی کہ سید کبیر عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن محمد بن داؤد بن موسی

موسى بن عبد الله المحض الحسنى الجليل شيخ
اهله صاحب الزهد والمناقب الصالحة توفى
بالمدينة ودفن بالبقيع ليلا عام خمسين واربعمائة
وقال الشريف الافطس توفى عام ستين و
اربعمائة وعمره دون العشرين وكذلك قال
ابن ميمون النسابة وغيره وذكروا ان
القاضى اباصالح نصر بن عبد الرزاق بن
الشيخ عبد القادر الجيلى نسب جده الشيخ
عبد القادر رحمه الله ونفعنا به لعبد الله
ابن محمد فقال هو عبد القادر بن محمد بن
جنگى دوست بن عبد الله الحسنى المذكور
وبرهنوا بالادلة القاطعة ان النسل لعبد الله
ابن احمد بن يحيى لا لعبد الله بن محمد بن يحيى
الذى انتسبوا اليه ووافقهم على ذلك اهل
العلم بهذا الشان فجوابه ان الشطنوفى رح

بن عبد اللہ المحض الحسنی جو بڑی بزرگ تھے اپنی خاندان مین شیخ وقت اہل
زاہد صاحب مناقب تھے - مدینہ طیبہ مین وفات پائے - اور ۴۵۰ھ
چار سو پچاس مین رات کے وقت بقیع مین مدفون ہوے - اور بقول شریف
افطس کے ۴۶۰ھ چار سو ساٹھ مین وفات ہوی ہے - اوسوقت
آپ کی عمر بیس برس سے بھی کم تھی - اور ایسا ہی ابن میمون نساب
وغیرہ نے بھی کہا ہے - اور نسبین حضرت جیلی نے ذکر کیا ہے کہ قاضی
ابو صالح نصر بن عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر جیلی بغدادی نے
اپنے دادا شیخ عبد القادر جیلی کا نسب عبد اللہ بن محمد سے
بیان کیا ہے - چنانچہ اونہون نے کہا کہ وہ عبد القادر ہین بیٹے
محمد کے اور وہ بیٹے جنگی دوست کے وہ بیٹے عبد اللہ حسنی
مذکور کے - اور نسب جاننے والوں نے بادلۂ قاطعہ مبرہن کیا ہے
کہ نسل عبد اللہ بن احمد بن یحیے سے ثابت ہے - نہ عبد اللہ بن محمد
بن یحیے سے - جن کے طرف (حضرت غوث اعظم رضی اللہ
عنہ کو) منسوب کیا ہے - اور اس فن کے جاننے والون نے
بھی اسی پر اتفاق کیا ہے - اوسکا جواب یہ ہے کہ شطنوفی نے

قال يحيى باسناده الى القاضي ابي صالح نصر
قال اخبرنا والدي عبد الرزاق قال سألت
والدي الشيخ محيي الدين ابا محمد عن نسبه
قال عبد القادر بن ابي صالح موسى جنگی دوست
ابن ابي عبد الله بن يحيى الزاهد بن محمد
بن داؤد الخ وهكذا نقل هذه الاسماء
صاحب اللباب عن البهجة فليس فيه ذكر
عبد الله بن محمد بن يحيى انما فيه ذكر ابي
عبد الله ابن يحيى فيمكن ان يكون المراد منه
عبد الله بن احمد بن يحيى ويكون كنيته
ابا عبد الله فنسبه الى جده يحيى كما هو من
عادة العرب ويحتمل ان يكون للسيد يحيى
ولد اخر اسمه عبد الله ولم يطلع عليه هؤلاء
المورخون فيكون نسبة عبد الله الى يحيى بلا واسطة
فان صاحب البيت ادرى بما فيه ثم ذكر

باسناد خود قاضی ابو صالح نصر سے یون روایت کیا ہی کہ اونہون
ہمکو میرے والد عبد الرزاق نے کہا کہ مینے اپنے والد شیخ محی الدین
ابو محمد سے اون کے نسب کو دریافت کیا تو فرمایا کہ عبد القادر
بن ابی صالح موسی جنگی دوست ابن ابی عبد اللہ بن یحیی الزاہد
بن محمد بن داؤد الخ اور اسیطرح نقل کیا ان اسما کو صاحب
لباب نے بہی بہجت سے - اوس مین عبد اللہ بن محمد بن یحیی کا
مطلق ذکر نہین ہی - صرف ابی عبد اللہ بن یحیی کا ذکر ہے تو
یہ ممکن ہی کہ اوس سے عبد اللہ بن احمد بن یحیی ہی مراد ہون
اور اون کی کنیت ابو عبد اللہ ہو - اور اون کے دادا کی طرف
نسبت کی ہو - جیسا کہ عرب کا دستور ہی - اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ
سید یحیی کے ایک اور بیٹے ہون - اور اون کا نام عبد اللہ ہو
اور ان تاریخ والون کو اونکا حال معلوم نہ ہو تو نسبت عبد اللہ
کی یحیی سے بغیر واسطے کے ہو - کہ صاحب خانہ ہی اپنے
گہر کے حالات سے خوب واقف ہوتا ہی واللہ اعلم ۱
پہر صاحب لباب نے ذکر کیا ہے

صاحب اللباب ان العلامة الشریف الکبیر
ابا النظام مؤید الدین عبید الله نقیب واسط
المعروف بابن الاعرج الحسینی ذکر فی کتابه بحر
الانساب المعروف بالثبت المصان ان النسبة
التی ادّعاها نصر بن عبد الرزاق کتب فیها
ان اباه عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر بن
ابی صالح جنگی دوست بن موسی بن عبد الله
ابن یحیی بن محمد والذی صحّ عند علماء هذا
الشان کافة ان عبد الله الذی نسبوا الیه
جنگی دوست هو ابن محمد بن یحیی وعبد الله
هذا ابن محمد هو المعروف بابن الرومیة
لم یعقب وانما الذی اعقب اخوه یحیی بن محمد
یحیی فمن اختلاف الاسماء والالحاق بالعقیم
انکرت النسبة المذکورة انتهی فثبت من
نقل ابن الاعرج ایضا ان القاضی ابابکر نصر

کہ علامہ شریف کبیر ابو النظام مؤید الدین عبید اللہ حسینی نے (جو
شہر واسط کے نقیب اور ابن اعرج مشہور ہین) اپنی کتاب
بحر الانساب المعروف بالثبت المصان مین لکھا ہے کہ وہ
نسبت جسکا نصر بن عبد الرزاق نے دعوے کیا ہی اوسمین
یہ مرقوم ہی کہ اون کے باپ عبد الرزاق بیٹے ہین شیخ عبد القادر
بن ابی صالح جنگی دوست بن موسے بن عبد اللہ بن یحیی
بن محمد کے۔ اور جملہ علماء فن کے پاس یہ بات مسلم ہی کہ عبد اللہ
جنکے طرف جنگی دوست کو منسوب کیا ہی وہ محمد بن یحیی کے بیٹے ہین
اور ابن رومیہ کے نام سے بھی مشہور ہین۔ انہون نے کچھ اولاد نہین چھوڑی
البتہ اولاد اُن کے بھائی یحیی بن محمد بن یحیی کی ہی پس ناموں کے
اختلاف کے باعث اور لاولد کے طرف اولاد کو منتسب کرنے کی
وجہ سے اس نسب مین اشتباہ ہوگیا ہی۔
پس ابن اعرج کی اس
روایت سے بھی ثابت ہوا کہ قاضی ابوبکر نصر نے
عبد اللہ بن یحیی بن محمد لکھا ہے۔ نہ عبد اللہ بن محمد

انما کتب عبد اللہ بن یحیی بن محمد ولم یکتب عبد اللہ
بن محمد بن یحیی بن محمد فظن الناس انہ یعنی
عبد اللہ بن محمد الذی لم یعقب ولم یتفطنوا
انہ انما یعنی عبد اللہ بن احمد الذی ھو ابن عم
عبد اللہ بن محمد ثم نقل صاحب اللباب عن
فاتحۃ فتوح الغیب ان الشیخ عبد الرزاق نسب
اباہ فقال ابو محمد محیی الدین عبد القادر
الجیلانی ابن ابی صالح موسی جنگی دوست ابن الامام عبد اللہ
ابن الامام یحیی الزاھد ابن الامام محمد الی آخرہ۔
وھذا ایضا لیس فیہ تصریح بان جدہ ھو
عبد اللہ بن محمد بن یحیی والظاھر ان المراد
عبد اللہ بن احمد بن یحیی واللہ اعلم باسرارہ
وفی نسخۃ فتوح الغیب المطبوعۃ بمصر قال الشیخ
عبد الرزاق ولد المولف قال والدی رضی
اللہ عنہ مؤید الائمۃ سید الطوائف ابو محمد

بن یحیے بن محمد - مگر لوگون نے یہ گمان کیا کہ یہ وہی عبد اللہ بن محمد
تھے جن کی اولاد نہین تھی - یہ نہ سمجھے کہ وہ عبد اللہ بن
احمد (عبد اللہ بن محمد کے چچا زاد بھائی) ہین -
پھر صاحب لباب نے ابتدای فتوح الغیب سے
نقل کیا ہے کہ شیخ عبد الرزاق نے اپنے والد کا نسب
اسطرح پر بیان کیا ہے - ابو محمد محیی الدین عبد القادر جیلانی
بیٹے ابو صالح موسی جنگی دوست کے وہ بیٹے امام عبد اللہ کے
وہ بیٹے امام یحیی زاہد کے وہ بیٹے امام محمد کے الی آخرہ
اس مین بھی تو یہ تصریح نہین ہے کہ انکے جد امجد عبد اللہ بن محمد بن یحیے ہین
بلکہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن احمد بن یحیی مقصود ہین - واللہ اعلم
اور فتوح الغیب کے دوسرے
نسخہ مطبوعہ مصر مین یون لکھا ہے کہ کہا شیخ عبد الرزاق نے
جو مولف کے صاحبزادے ہین کہ کہا میرے والد
مؤید الائمہ سید الطوائف ابو محمد عبد القادر الجیلانی
الحسنی الحسینی صدیقی ابن ابو صالح نے الخ -

عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی ابن
ابی صالح الی آخره ثم نقل صاحب اللباب عن
طبقات ابن رجب رح فی ترجمته رضی الله عنه
انه قال عبد القادر بن ابی صالح عبد الله بن
جنگی دوست بن ابی عبد الله الحنبلی ثم البغدادی
الی ان قال وبعض الناس یذکر له نسبة الی علی
ابن ابی طالب رضی فیزید بعد ابی عبد الله بن یحیی
الزاهد بن محمد بن داؤد الی آخره فروایة ابن
رجب موافقة لروایة الشطنوفی رح لیس فیهما ذکر
عبد الله بن محمد انما فیهما ذکر ابی عبد الله
فوقع الغلط من الرواة الذین نقلوا اسم عبد الله
ابن محمد مکان ابی عبد الله والله اعلم ثم
نقل صاحب اللباب قول الحافظ الذهبی سے فی
تاریخه عبد القادر بن ابی صالح عبد الله بن
جنگی دوست وزاد بعض الناس فی نسبه فقال

پھر صاحب لباب نے طبقات
ابن رجب سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے احوال
شریف کو نقل کیا ہی کہ عبد القادر حنبلی بغدادی بیٹے ہین ابی صالح
عبد اللہ بن جنگی دوست ابن ابی عبد اللہ کے۔ یہانتک کہ
بیان کیا کہ بعض لوگ ان کا نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
ملاتے ہین - اور زیادہ کرتے ہین ابی عبد اللہ کے بعد
ابن یحیی الزاہد ابن محمد بن داؤد کو الخ -
پس ابن رجب کی روایت شطنوفی کی روایت ہی
بالکل موافق ہی - دونون مین عبد اللہ بن محمد کا ذکر نہین
بلکہ دونون مین ابو عبد اللہ مذکور ہی - پس ضرور اون رواة
کی غلطی ہی جنہون نے ابی عبد اللہ کی جگہ عبد اللہ بن محمد
نقل کیا ہے واللہ اعلم - پھر نقل کیا صاحب لباب نے
حافظ ذہبی کے اوس قول کو جو اونہون نے اپنی تاریخ مین
لکھا ہی اسطور پر کہ عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ ابن
جنگی دوست اور بعض لوگون نے اونکے نسب مین کچھ زیادہ

ابن ابی عبد اللہ بن عبد اللہ بن یحیی الزاھد الی آخرہ ففی ھذا القول ایضا لیس تصریح باسم عبد اللہ بن محمد بن یحیی والظاھر ان المراد ابن عمہ عبد اللہ بن احمد بن یحیی واللہ اعلم وھکذا فی فاتحۃ المجالس الستین عبد اللہ الجیلی بن یحیی الزاھد فقط بغیر ذکر محمد وھکذا فی فاتحۃ الغنیۃ عبد القادر الحسنی الحسینی واما ما ذکر صاحب اللباب ان محمد بن عبد اللہ الحسینی قال فی مبسوطہ کتب القاضی ابو صالح نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلانی الی الشریف ابن میمون النسابۃ یطلب منہ ادخالہ فی مشجرہ بین آل الحسن السبط رضی اللہ عنہم فکتب لہ جوابا ما نصہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اما انت نعرفک قاضیا واما ابوک

بیان کیا ہی کہ ابن ابی عبد اللہ ابن عبد اللہ بن یحیی الزاہد الی آخرہ ۔ پس اس قول مین بھی عبد اللہ بن محمد بن یحیی کے نام کی تصریح نہین ہے ۔ اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اونکے چچازاد بھائی عبد اللہ بن احمد بن یحیی مراد ہین ۔ واللہ اعلم اور اسیطرح سے مجالس ستین کی ابتدا مین بھی عبد اللہ جیلی ابن یحیے الزاہد لکہا ہی ۔ محمد کا ذکر بالکل نہین ہی اور غنیۃ الطالبین کی ابتدا مین آپ کے نام مبارک کے ساتہہ الحسنی الحسینی مسطور ہے ۔ اب ہم اوس مضمون کا رد بیان کرتے ہین جسکو صاحب لباب نے بدین طرح ذکر کیا ہی کہ محمد بن عبد اللہ حسینی نے اپنی کتاب مبسوط مین کہا ہی کہ قاضی ابو صالح نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر جیلی نے شریف ابن میمون نسابہ کو لکہہ بہیجا ۔ اور اون سے یہہ درخواست کی کہ مجکو اپنے شجرۂ (آل حسن علیہ السلام) مین داخل کر لیجئے جوابا شریف نے بعد سلام لکہا کہ تم کو تو ہم خوب پہچانتے ہین کہ قاضی ہو ۔ اور تمہارے باپ عبد الرزاق ایک عالم

عبد الرزاق فهو رجل فقيه صالح واما جدك
الشيخ عبد القادر فهو شيخ صوفی تقی یتبرك
به ويطلب صالح دعائه واما نسبه فكما انت
اطلقت فی بعض كتبك بشتبری ينتهی الے
بشتبر بطن من الهرامزة بفارس فاتق الله
ودع الهاشمية لاهلها والسلام قال بعض
قال الفيروزابادی فانه قال فی القاموس
ما نصه البشتبری هو شيخ الاسلام عبد القادر
ابن ابی صالح الجيلی كذا نسبه حفيده القاضی
ابو صالح الحنبلی انتهی بحروفه فجوابه ان
هذا الادعاء مع انه ليس له سند صحيح ولا حسن
ولا ضعيف فهو مما لا زمام له ولا خطام
باطل بلا شبهة يكذبه ما روى صاحب
البهجة عن الفقيه العالم ابی المعالی عن قاضی
القضاة ابی صالح نصر عن ابيه الحافظ الناقد

دیندار تھے - اور تمہارے دادا شیخ عبد القادر ایک بزرگ صوفی
پرہیزگار تھے - اون سے برکت لی جاتی تھی - اور دعاے خیر
طلب کی جاتی تھی - اور اون کا نسب وہی ہی جیسا کہ تم نے
اپنی ایک کتاب مین بشتبری لکھا ہے - یعنے بشتبر تک پہونچتا ہی
جو فارس مین قوم ہرامزہ کی ایک شاخ ہی - پس اللہ سے ڈرو
اور ہاشمیت ہاشمیین کے لیے چھوڑ دو والسلام انتہیٰ
اور صاحب قاموس بھی اسی کے قائل ہین - چنانچہ لفظ
بشتبری مین لکھتے ہین کہ وہ شیخ عبد القادر جیلی ہین - آپکے
پوتے قاضی ابو صالح نے آپکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی
اس کا جواب دندان شکن بھی گوش حق نیوش سے سن لیا جائے
اولاً اس کی کوئی سند ضعیف تک نہین ہی - با این ہمہ
دعوے بے اصل بدیہی البطلان ہی - حضرت غوث اعظم رض کے
پوتے قاضی القضاۃ ابو صالح نصر کی روایت اپنا عن جد
جسکو صاحب بہجت نے ذکر کیا ہے اس کی تکذیب
کے لیے بخوبی کافی ہے -

عبد الرزاق عن ابيه الامام محيي الدين
كما مضى وليس فيه مجال للمقال لما ترى
والتعصب يصنع العجائب وقد قال الامام
المحدث شهاب الدين ابو عبد الله ياقوت
بن عبد الله الحموي الرومي البغدادي
من اهل المائة السادسة في كتابه معجم البلدان
بُشتير بالضم والتاء المثناة المكسورة وياء
ساكنة موضع في بلاد جيلان ينتسب اليه
الشيخ الزاهد الصالح عبد القادر بن ابي
صالح الحنبلي البُشتيري وفي الباب الحادي
والسبعين من الفتوحات المكية في اسرار
الصوم حكاية كان شيخنا ابو مدين
بالمغرب قد ترك الحرفة وجلس مع الله تعالى
على ما يفتح الله له وكان على طريقة عجيبة
مع الله في ذلك الجلوس فانما كان يرد شيئا

چنانچہ اوائل رسالہ ہذا مین وہ روایت مذکور ہو چکی ہی۔ اور
اوس کی صحت مین دم مارنے کی مجال نہین۔ اصل یہ ہی کہ
تعصب کی وجہ سے عجیب عجیب اقوال وافعال کے ارتکاب کا
اتفاق ہوجاتا ہی۔ علاوہ برین امام محدث شہاب الدین ابو عبد اللہ
رومی بغدادی نے اپنی کتاب معجم البلدان مین فرمایا ہی کہ بُشتیر
بالضم وتا مکسورہ ویا ساکنہ۔ بلاد جیلان مین سے ایک
موضع کا نام ہی۔ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بُشتیری
اسیکے طرف نسبت کیے جاتے ہین۔
اور فتوحات کے اکہترویں باب مین بعنوان
حکایت منقول ہی کہ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی پیشہ
وغیرہ ترک کرکے توکلاً علی اللہ گوشہ نشین ہو گئے تھے
اور آپ کا طریقہ یہ تھا کہ جو چیز کوئی شخص اون کی خدمت
مین گزرانتا۔ اوسکو رد نہین کرتے تھے۔ مثل حضرت
امام عبد القادر جیلی کے۔ لیکن ظاہر مین شیخ عبد القادر
کا عروج کہین زیادہ تہا۔

يوتي اليه به مثل الامام عبد القادر الجيلي
سواء غير ان عبد القادر كان انقص في الظاهر
لما يعطيه الشرف اي شرف النسب وبالجملة
فقد تحقق هذا النسب الاشرف وبطل للشبهات
في هذا الكتاب جميع ما تعسف معهم انا انما راجعنا في
تحقيق ذلك من مظانه ومناقب السيد الكتاب
الواحد ولم نراجع تراجم من كتب التواريخ للمحدثين
ولا كتب الطبقات ولا كتب مناقبه لاصحابه
الاماجد منهم الشيخ ابوبكر عبد الله بن نصر بن حمزة
التيمي البكري الصديقي البغدادي المحدث مفتي العراق قدوة
السالكين صاحب انوار الناظر في معرفة اخبار الشيخ
عبد القادر ولا كتب مناقبه لاصحاب اصحابه منهم الشيخ
قطب الدين القسطلاني ولا كتب مناقبه لمن بعدهم والحمد لله
على النعم وصلى الله على حبيبه واله وسلم والحمد لله الذي
هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله

بوجہ شرف کی یعنی آپ کی نسب سیادت کی سبب ۔ حاصل کلام یہ کہ
یہ نسب پاک اچھی طرح سی کما ینبغی پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ۔ اور شبہات جو
اس نسب کی بیان کرنے مین جو کچھ بے انصافی اور چشم پوشی کی ہے
اوسکی تغلیط بھی ظاہر ہو گئی ۔ اگرچہ ہمنے اون کتب مین سی جنمین سکی
تحقیق ہو ۔ صرف ایک ہی کتاب دیکھی ہو ۔ اور باقی تحقیقات
جو محدثین کی کتب تواریخ اور کتب طبقات مین مذکور مین اون کی
طرف توجہ ہی نہین کی گئی ۔ اور نہ وہ کتابین دیکھی گئین جو خاص
آپ کی مناقب کے بیان مین آپ کی جلیل القدر مریدین نے لکھی ہین
مثلاً مفتی عراق قدوۃ السالکین شیخ ابوبکر عبد اللہ بن نصر بن
حمزہ تیمی بکری صدیقی بغدادی محدث کی تصنیف کتاب انوار الناظر
فی معرفۃ اخبار الشیخ عبد القادر اور نہ وہ کتابین جو آپ کی مریدونکی
مریدون نے لکھی ہین جیسے شیخ قطب الدین قسطلانی اور نہ وہ جو
بعد مین اور متاخرین نے آپ کی مناقب مین لکھی ہین ۔ خداوند کریم کا
ہزار ہزار شکر ہو اوس کی بی انتہا نعمتون پر اور خدا رحمت نازل کری
اپنی حبیب پاک صلعم پر اور آپکی اولاد پر اور سلام بھیجی ۔ او شکر ہو اوس